وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا۔ (القرآن)

باطل فرقوں کا تعارف اور اُن کے عقائد

- رافضیت
- مودودیت
- غیر مقلدیت
- بریلویت
- سیفیت
- غامدیت
- مماتیت
- منیر شاکر
- انجنئیر علی مرزا
- سرسید احمد خان
- تنظیم فکر ولی اللہی

از افادات

مناظرِ اہل السنۃ والجماعۃ، ترجمانِ علماءِ دیوبند، محبوب العلماء والصلحاء

حضرت مفتی محمد ندیم المحمودی

ادام اللہ ظلہ علینا وطوّل اللہ عمرہ

جمع وترتیب

حضرت مولانا عبدالرحمن عابد

حفظہ اللہ ورعاہ

مدرس مرکز امام اعظم ابوحنیفہؒ پشاور

ناشر

نوجوانانِ احناف طلباءِ دیوبند

(کثر اللہ سوادھم) پشاور 0333-3300274

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم.

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۖ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا. (القرآن)

باطل فرقوں کا تعارف

اوراُن کے عقائد

ازافادات

مناظرِ اہل السنۃ والجماعۃ، ترجمانِ علماءِ دیوبند، محبوب العلماء والصلحاء

حضرت مفتی محمد ندیم المحمودی ادام اللہ ظلّہ علینا وطوّل اللہ عمرہ

جمع وترتیب

حضرت مولانا عبدالرحمٰن عابد حفظہ اللہ ورعاہ

مدرس مرکز امام اعظم ابوحنیفہؒ پشاور

ناشر

نوجوانانِ احناف طلباءِ دیوبند (کثر اللہ سوادھم) **پشاور**

پاکستان 0333-3300274

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم.

﴿عرضِ مرتّب﴾

اکثر سکول وکالج وغیرہ کے طلباء یا عوام الناس فرقوں کے متعلق استفسار کرتے رہتے ہیں کہ فلاں فرقہ کیسا ہے؟ اُن کے عقائد کیا ہیں؟ اور کیا ہم ان کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

اور میں سوچ میں پڑ جاتا کہ ان کو کیوں کر مطمئن کروں؟ اگر مدارس کے طلباء ہوتے تو ہماری مختصر گفتگو سن کر بھی ان کی تسلی ہو جاتی اور ہم ان کو مزید کتب کا مطالعہ کرنے کی ترغیب دیتے جن سے ان کو اطمینان حاصل ہو جاتا، لیکن یہ تو عوام ہیں! اور اس قسم کے مسائل میں ان کو مطمئن کرنا خاصا مشکل کام ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے یہ ارادہ کیا کہ بڑے بڑے چند فرقوں کا مختصر تعارف ونشاندہی اور ان کے چند غلط عقائد انہی کی کتابوں سے پیش کروں تا کہ عام خالی الذہن آدمی بھی اس کو بالکل غیر جانبدارانہ یکسوئی کے ساتھ مطالعہ کرے اور حق وباطل فرقوں کو پہچان سکے۔

لہٰذا زیر نظر کتاب اسی سلسلہ کی کڑی ہے اور ہم نے اس کتاب میں اپنی طرف سے کسی بھی فرقہ کے متعلق کوئی بات نہیں لکھی بلکہ ان ہی کی کتب سے ان کے عقائد وافکار ذکر کئے ہیں اور علماء حق کے فتاویٰ جات کی روشنی میں اُن کی حقیقت بیان کی ہے، کتاب کا مضمون عام فہم رکھا تا کہ عام آدمی بھی مطالعہ کر کے سمجھ سکے۔

نوٹ: بعض وجوہات کی بنا پر یہ رسالہ بہت عجلت میں شائع ہوا جا رہا ہے جس کی وجہ سے کچھ فرقوں کا تعارف اور ان کے عقائد رہ گئے، ان شاءاللہ دوسرے ایڈیشن میں اس پر مزید کام ہوگا......

خادم نوجوانانِ احناف طلباءِ دیو بند **عبد الرحمٰن عابد** عفی عنہ
مدرّس مرکز امام اعظم ابوحنیفہؒ پشاور
٩ اکتوبر ٢٠٢٣ء بمطابق ٢٢ ربیع الاول ١٤٤٥ھ
رابطہ نمبر: 0333-3300274

﴿شیعہ وروافض کے گمراہ کن عقائد﴾

(1) شیعہ کے رئیس العلماء وصدر الحکماء السید نعمت اللہ الجزائری (المتوفی: ١١١٢ھ) اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: ''سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو رسولِ خدا کی طرف سے ایک باغ ملا تھا جسے سیدنا علیؓ نے بیچ کر فقراء ومساکین میں تقسیم کر دیا تھا، جس پر خاتونِ جنت سیدہ فاطمہؓ سخت ناراض ہوئیں اور سیدنا علیؓ کے کپڑے کو پکڑا، اور ان کے ہاتھ پر مارا بھی'' (الانوار النعمانیہ ١/٦٦، بیروت)

استغفر اللہ! کیا یہ اہلبیت کی گستاخی بلکہ بدترین گستاخی نہیں......؟

نوٹ: یہ حوالہ اصل عربی کتاب سے لکھا گیا جو دس سطری عبارت کا خلاصہ ہے۔

(2) یہی حوالہ ان کی دوسری کتاب ''**الامالی أو المجالس (لأبی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویه القمی** المتوفی: ٤٦٠ھ) صفحہ: ٤٦٩ پر بھی موجود ہے۔

(3) روافض کے ''علامہ، شیخ المحدثین فرات بن ابراہیم کوفی'' رسول اللہ ﷺ کی شان میں بدترین گستاخی کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ رسول اللہ کو آپ کے اصحاب نے ڈرا رکھا تھا'' (تفسیر فرات اردو ص: ٢٧، ناشر: قرآن ریسرچ کمپنی جامعہ صاحب الزمان علیہ السلام ملتان)

(4) ملا باقر مجلسی کتاب ''حق الیقین'' میں اصحابِ رسول ﷺ اور ازواجِ مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین کی گستاخی کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''تبرا کے بارے میں ہمارا عقیدہ ہے کہ چار بتوں ابوبکر، عمر، عثمان، معاویہ اور چار عورتیں یعنی عائشہ، حفصہ، ہندہ، ام الحکم اور ان کے تمام احباب اور پیروکاروں سے بیزاری کا اظہار کیا جائے اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں بدترین لوگ ہیں، ان سے بیزاری کئے بغیر اللہ اور اس کے رسول اور ائمہ پر ایمان مکمل نہیں ہوسکتا۔'' (حق الیقین ص: ٢١٦)

(5) شیعوں کا محدث اول ملا باقر مجلسی مزید ازواجِ مطہرات اور اصحابِ رسول ﷺ کی توہین کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''پس چاہیے کہ ہر نماز کے بعد کہے کہ اے اللہ! ابوبکر، عمر، عثمان، معاویہ اور عائشہ، حفصہ اور ام الحکم پر لعنت کر'' (عین الحیاۃ ص: ٥٩٩) العیاذ باللہ!

(6) روافض کے ''الامام، الفقیہ، المحقق محمد بن محمد بن السمعان العسکری البغدادی المتوفی: ٤١٣ھ'' اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: ''امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہا اے جابر! کیا تمہارے پاس ایسا گدھا

ہے جوتمہیں مشرق سے مغرب تک صرف ایک دن میں لے جائے؟ جابر نے کہا نہیں ابوجعفر علیہ السلام! آپ پر قربان جاؤں ایسا گدھا کہاں سے ملے گا؟ امام باقر نے کہا وہ امیر المؤمنین علی علیہ السلام ہیں‘‘ (الاختصاص ص:۳۰۴ طبع بیروت، لبنان)

استغفر اللہ! مزید یہی واقعہ ’’بحارالانوار ج:۲۵ ص:۳۸۰‘‘ پر بھی ہے۔

(7) شیعہ حضرات قرآن کریم کا انکار کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ’’وہ قرآن جو حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت محمد ﷺ کے پاس لے کر آئے تھے، اس کی ۱۷ ہزار آیات تھیں‘‘ (الکافی فی الاصول للکلینی:۲/۶۳۴)

(8) شیعہ حضرات عقیدۂ امامت کے قائل ہیں، یہ ایسا عقیدہ ہے جس میں شیعیت اپنے بارہ اماموں کو انبیاء کرام علیہم السلام پر فوقیت دیتے ہیں، ملا باقر مجلسی نے کہتے ہیں کہ امامت اور نبوت میں فرق کرنا مشکل ہے، چنانچہ لکھتے ہیں: ’’ان سب احادیث کے مطابق نبی وامام میں فرق کرنا مشکل ہے پس خاتم الانبیاء کی رعایت کرتے ہوئے انہیں نبی نہیں کہتے ورنہ ہماری عقل شریف تو یہ فرق کرہی نہیں سکتی۔ (بحارالانوار ج:۲۶ ص:۸۲)

(9) ایک اور کتاب میں ان کے ایک عالم لکھتے ہیں: ’’امام مہدی جب آئیں گے تو اصلی قرآن لے کر آئیں گے‘‘ (بحوالہ احسن المقال ۲/۳۳۶ صفدر حسین نجفی)

فیه کفایة لمن له درایة

﴿فتنہ مودودیت﴾

شاگرد: معاشرے میں ’’فرقہ مودودیت‘‘ کا نام بھی سننے میں آرہا ہے، کیا یہ بھی کوئی فرقہ ہے؟ اس کی حقیقت کیا ہے اور اس پر ہمارے اکابرین نے کچھ لکھا ہے؟

استاذ: جی ہاں! یہ بھی ایک باطل فرقہ اور ایک خطرناک فتنہ ہے اور ایسا فتنہ ہے جس کو صرف خاص بلکہ اخص الخاص لوگ ہی سمجھ سکتے ہیں، کیونکہ کسی بھی فتنہ کو ہر کوئی بآسانی نہیں پہچان سکتا اور اس کے خطرناک اور پرفتن ہونے کا اندازہ اس سے لگائیں کہ اس فرقے پر بڑے بڑے محدثین ومحققین نے قلم اٹھایا ہے اور اس کی بہت خوب حقیقت ظاہر فرمائی ہے جن میں سے بعض درج ذیل ہیں:

(1) ’’فتنہ مودودیت‘‘ اس کتاب کے مؤلف شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمہ اللہ ہیں جن کو تبلیغی جماعت کے مستند نصاب ’’فضائل اعمال‘‘ کے مؤلف ہونے کا شرف بھی حاصل ہے، غور فرمائیں کہ جس

فرقہ کو شیخ رحمہ اللہ نے فتنہ کہا ہے تو کون ہوگا جو اس کو اہل حق اور قابل عزت سمجھے؟

(2) ’’مودودی دستور‘‘ و’’مکتوبات بسلسلہ مودودی‘‘، بقلم شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ

(3) ’’الاستاذ المودودی‘‘، بقلم علامہ یوسف بنوری رحمہ اللہ

(4) ’’کشف حقیقت‘‘، بقلم مولانا سعید احمد صاحب رحمہ اللہ مظاہر العلوم سہارنپور

(5) ’’مودودی صاحب کا ایک غلط فتویٰ‘‘، بقلم شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر صاحب نوراللہ مرقدہٗ

(6) ’’تنقید اور حق تنقید‘‘، بقلم حضرت مولانا یوسف صاحب رحمہ اللہ

(7) ’’مودودی مذہب‘‘، بقلم قاضی مظہر حسین رحمہ اللہ

(8) ’’مودودی صاحب کا نصب العین‘‘، بقلم مولانا لال حسین اختر صاحب رحمہ اللہ

(9) ’’آئینہ تحریک مودودیت‘‘، بقلم مفتی دیوبند مفتی مہدی حسن شاہ جہانپوری رحمہ اللہ

(10) ’’جماعت اسلامی سے مجلس مشاورت تک‘‘، بقلم مولانا منظور احمد نعمانی رحمہ اللہ

(11) ’’حق پرست علماء کی مودودی سے ناراضگی کے اسباب‘‘ از شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ

(12) ’’تقصیراتِ تفہیم‘‘، بقلم مفتی عزیز الرحمٰن بجنوری رحمہ اللہ

(13) ’’حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور تاریخی حقائق‘‘، بقلم شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ

(14) ’’عادلانہ دفاع‘‘، بقلم امام اہلسنت مولانا سید نور الحسن بخاری رحمہ اللہ

(15) ’’دو بھائی خمینی اور مودودی‘‘، بقلم مولانا محمد عبداللہ (مستند ذرائع کے مطابق اس کتاب کے مؤلف امام الاولیاء پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب نوراللہ مرقدہٗ ہیں۔ **واللہ اعلم بحقیقة الحال**)

بس اسی پر اکتفاء کرتے ہیں ورنہ بے شمار اکابرین امت نے اس فتنے پر قلم اٹھایا ہے، اس سے اندازہ لگائیں کہ اس فرقہ کے عقائد کتنے خطرناک ہوں گے۔

شاگرد: استاذ جی! یہ تو مجھے معلوم ہوگیا کہ جید علماء نے اس فتنے پر قلم اٹھایا ہے لیکن اگر اس فرقہ کے چند عقائد کی نشاندہی کردیں تو نوازش ہوگی تاکہ ہم عوام بھی ان کے عقائد سے باخبر ہوسکیں!

استاذ: ان کے عقائد باطلہ بہت ہیں اور شیعوں کے ساتھ روابط بھی گہرے ہیں تاہم آپ کی معلومات کے لئے مختصراً چند ایک ذکر کردیتا ہوں تاکہ آپ کو اس فتنہ سے آگاہی ہوسکے:

﴿مودودی عقائد﴾

(1) نبی کریم ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی:

ابو الاعلیٰ مودودی صاحب نبی کریم ﷺ کی شانِ اقدس میں سنگین گستاخی کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''یہی ہے وہ اصل نکتہ جسے رسول اللہ ﷺ نے تبلیغ دین کے معاملہ میں اس موقع پر نظر انداز کر دیا تھا اور اسی کو سمجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے پہلے ابن ام مکتومؓ کے ساتھ آپؐ کے طرزِ عمل پر گرفت فرمائی پھر آپ کو بتایا کہ......الخ'' (تفہیم القرآن ج:۶ ص:۲۵۴، تحت سورۃ العبس آیۃ:۱۰)

(2) امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا جاہلی تصورات والا گروہ:

مودودی صاحب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گروہ کو ''جاہلی تصورات رکھنے والا گروہ'' قرار دیتے ہوئے رقمطراز ہیں: ''دوسری اور زیادہ طاقت ور رجعت وہ تھی جو حضرت علیؓ کے عہد میں شروع ہوئی، جاہلی تصورات رکھنے والے ایک دوسرے گروہ کی سمجھ میں وہ خشک، بے مزہ اور بے رونق خلافت کسی طرح نہ آتی تھی جس میں نہ شاہانہ کروفر ہو، نہ خدائی کا تخت ہو، نہ بندوں کے سر جھکیں، نہ خزانہ کے منہ کھلیں، نہ ''احی و امیت'' کے بے حد وحساب اختیارات ہوں، وہ بے لگام بادشاہی دیکھنے کے عادی تھے، وہی دیکھنا چاہتے تھے اور وہی ان کی سمجھ میں آسکتی تھی۔ وہ خلافت جو ابوبکرؓ وعمرؓ کر گئے اور جس کو حضرت علیؓ جاری رکھنا چاہتے تھے ان کو کسی طرح اپیل نہ کرتی تھی، حضرت علیؓ نے اس رجعت کو روکنے پر اپنا پورا زور صرف کیا مگر رجعت کی پشت پر طاقت بہت زیادہ تھی اور اس وقت کی مسلم سوسائٹی میں صحیح اسلامی ذہنیت اور مضبوط کیرکٹر رکھنے والوں کی تعداد بلحاظ تناسب بہت کم تھی، اس لئے حضرت علیؓ پوری طرح کامیاب نہ ہو سکے اور معرکہ اسلام و جاہلیت کا آخری فیصلہ کربلا میں ہوا جس کے بعد حکومت کی طاقت کلیۃً جاہلیت کے ہاتھ میں آگئی'' (تقریظ بر کتاب امام ابوحنیفہ کی سیاسی زندگی ص:۲۲۰)

نوٹ: مناظر احسن گیلانی کی مذکورہ کتاب ''امام ابوحنیفہؒ کی سیاسی زندگی'' کے جدید ایڈیشن میں اب یہ تقریظ گستاخی ہونے کی وجہ سے موجود نہیں ہے۔

(3) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی پالیسی میں غلطی:

مودودی صاحب خلیفہ راشد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھتے ہیں: ''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پالیسی کا

یہ پہلو بلاشبہ غلط تھا اور غلط کام بہرحال غلط ہے خواہ وہ کسی نے کیا ہو، اس کو خوامخواہ کی سخن سازیوں سے صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرنا نہ عقل وانصاف کا تقاضا ہے اور نہ دین ہی کا یہ مطالبہ ہے کہ کسی صحابی کی غلطی کو غلطی نہ مانا جائے۔'' (خلافت وملوکیت ص:۱۱۴، ناشر ادارہ ترجمان القرآن لاہور)

(4) حضور ﷺ نے وعظ وتلقین میں ناکامی کے بعد تلوار اٹھائی:

مودودی صاحب لکھتے ہیں: ''لیکن جب وعظ وتلقین کی ناکامی کے بعد داعی اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی'' (الجہاد فی الاسلام ص:۱۵۱)

یعنی حضور ﷺ تبلیغ کے میدان میں ناکام ہوئے تھے العیاذ باللہ!

(5) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخیوں کی جھلک:

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب حفظہ اللہ مودودی صاحب کی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخیوں کی ایک جھلک دکھاتے ہوئے لکھتے ہیں: ''مولانا مودودی صاحب کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے:

(۱) اپنے بیٹے کے لئے خوف وطمع کے ذرائع سے بیعت لی (خلافت وملوکیت ص:۱۴۸)

(۲) اس غرض کے لئے رشوتیں دیں (ص:۱۴۹-۱۵۰)

(۳) مخالفین کو قتل کی دھمکیاں دے کر مجبور کیا (ص:۱۵۳)

(۴) حجر بن عدیؓ جیسے ''زاہد وعابد صحابی'' اور ان کے ساتھیوں کو محض ان کی حق گوئی کی وجہ سے قتل کیا۔ (ص:۱۶۴-۱۶۵)

(۵) مسلمان کو کافر کا وارث قرار دینے کی بدعت جاری کی (ص:۱۷۳)

(۶) دیت کے احکام میں بدعت جاری کر کے آدھی دیت خود اپنے ذاتی استعمال کے لئے لینی شروع کر دی (ص:۱۷۴)

(۷) حضرت علیؓ پر خود برسرِ منبر سبّ وشتم کرنے کی بدعت جاری کی (ص:۱۷۴)

(۸) مالِ غنیمت کی تقسیم میں خیانت کر کے سونا چاندی اپنے استعمال میں لانے کا حکم دیا (ص:۱۷۴)

(۹) اپنے والد ماجد کی زنا کاری پر (جھوٹی) شہادتیں لیں اور اس کا ثبوت بہم پہنچایا کہ زیاد ان ہی کا

ولدالحرام ہے پھراسی بنیاد پراسے اپنا بھائی قرار دے دیا(ص:۱۷۵)

(۱۰)اپنے گورنروں کوقانون سے بالاتر قرار دے دیا(ص:۱۷۵)

(۱۱)ان کے گورنروں نے (ان کی عملی رضامندی سے)مسلمان عورتوں کوکنیز بنایااور یہ ساری کارروائیاں گویااس بات کاعملاً اعلان تھیں کہ اب گورنروں اورسپہ سالاروں کوظلم کی کھلی چھوٹ ہےاور سیاسی معاملات میں شریعت کی کسی حد کے وہ پابندنہیں ہیں(دیکھئے''حضرت معاویہؓ اورتاریخی حقائق ص:۱۴۲''ازمفتی تقی عثمانی مدظلہ)

(6)حضرات انبیاءکرام علیہم السلام کی شان میں گستاخیاں:

مودودی صاحب بےتکلفی کے ساتھ انبیاءکرام علیہم السلام کے بارے میں ایسی تعبیرات ذکر کرتے ہیں تاکہ ان کے مقام پر کچھ نہ کچھ نشان پڑ جائے اور جوان کے رفع کے شایانِ شان نہ ہو،ایسے ہی چند امور کی نشاندہی ملاحظہ کیجئے:

مودودی صاحب لکھتے ہیں:''عصمت انبیاءعلیہم السلام کے لوازم ذات سے نہیں......اور ایک لطیف نکتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بالارادہ ہر نبی سے کسی نہ کسی وقت اپنی حفاظت اٹھا کر ایک دولغزشیں ہو جانے دی ہیں''(تفہیمات حصہ:دوم،ص:۵۰)

(7)حضورﷺ کی شان میں نامناسب الفاظ کے ساتھ تنقیص:

ایک اورجگہ رقم طراز ہیں:''اس طرح جب وہ کام تکمیل کو پہنچ گیا جس پر محمدﷺ کو مامور کیا گیا تھا تو آپ ﷺ سے ارشاد ہوتا ہے کہ اس کارنامہ کو اپنا کارنامہ سمجھ کر کہیں فخر نہ کرنے لگنا،نقص سے پاک،بےعیب ذات اور کامل ذات صرف تمہارے رب کی ہے لہٰذا اس کارعظیم کی انجام دہی پر اس کی تسبیح اور حمد وثناء کرو اور اس ذات سے درخواست کروکہ مالک!اس ۲۳ سال کے زمانے خدمت میں اپنے فرائض ادا کرنے میں جو خامیاں اورکوتاہیاں سمجھ سے سرزد ہوگئی ہوں انہیں معاف فرمادے''(قرآن کی چار بنیادی اصلاحیں ص:۱۵۲)

(8)صحابہؓ سودخور تھے العیاذ باللہ!

مودودی صاحب صحابہ کرامؓ کے ساتھ بغض وعداوت کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:''اُحد کی شکست میں ان دونوں (سود اور خودغرضی)قسم کی بیماریوں کا کچھ نہ کچھ حصہ شامل تھا''(تفہیم القرآن ج:۱، ص:۲۸۸،تحت سورۃ آل عمران آیۃ:۱۳۴)

(9)حضرت ابراہیم علیہ السلام مشرک تھے العیاذ باللہ!

مودودی صاحب اپنی فطرت سے مجبور ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی نعوذ باللہ مشرک کہہ بیٹھے، چنانچہ اُن پر قلم کا نشتر چلاتے ہوئے لکھتے ہیں:''اس سلسلے میں ایک اور سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تارے کو دیکھ کر کہا یہ میرا رب ہے اور جب چاند اور سورج کو دیکھ کر انہیں اپنا رب کہا تو اس وقت عارضی طور پر ہی سہی وہ شرک میں مبتلا نہ ہو گئے تھے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ ایک طالب حق اپنی جستجو کی راہ میں سفر کرتے ہوئے بیچ کی جن منزلوں پر غور وفکر کے لئے ٹھہرتا ہے اصل اعتبار اُن منزلوں کا نہیں ہوتا بلکہ اصل اعتبار اس سمت کا ہوتا ہے جس پر وہ پیش قدمی کر رہا ہے......''(تفہیم القرآن ج:۱،ص:۵۵۷،تحت سورۃ الانعام آیۃ:۷۶)

مودودی صاحب سوال بھی اپنی طرف سے کرتے ہیں اور جواب بھی اپنی طرف سے دیتے ہیں اور سوال میں جو یہ کہا کہ ''عارضی طور پر ہی سہی وہ شرک میں مبتلا نہ ہوگئے تھے؟''تو جواب میں بھی اس بات کا اقرار موجود ہے......اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔

(10)حضرت نوح علیہ السلام جذبۂ جاہلیت سے مغلوب ہوگئے تھے العیاذ باللہ!

مودودی صاحب لکھتے ہیں:''اعلیٰ واشرف انسان بھی تھوڑی دیر کے لئے اپنی بشری کمزوری سے مغلوب ہوجاتا ہے......حضرت نوح کی اخلاقی رفعت کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہوسکتا ہے......لیکن جب اللہ تعالیٰ انہیں متنبہ فرماتا ہے کہ جس بیٹے نے حق کو چھوڑ کر باطل کا ساتھ دیا اُس کو محض اس لئے اپنا سمجھنا کہ وہ تمہاری صلب سے پیدا ہوا ہے محض ایک جاہلیت کا جذبہ ہے''(تفہیم القرآن:۲/۳۴۴،تحت سورۃ الھود آیۃ:۴۶)

(11)حضرت امیر معاویہؓ کی گستاخی:

مودودی صاحب حضرت امیر معاویہؓ کی گستاخی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:''حضرت معاویہؓ نے اپنے گورنروں کو قانون سے بالاتر قرار دیا اور ان کی زیادتیوں پر شرعی احکام کے مطابق کارروائی کرنے سے صاف انکار کر دیا''(خلافت وملوکیت ص:۱۷۵)

مزید لکھتے ہیں:''مالِ غنیمت کی تقسیم کے معاملہ میں حضرت معاویہؓ نے کتاب اللہ وسنت رسول ﷺ کے صریح احکام کی خلاف ورزی کی''(خلافت وملوکیت ص:۱۷۴)

مزید بہتان تراشی سے کام لیتے ہوئے لکھتے ہیں: ''ایک اور نہایت مکروہ بدعت حضرت معاویہؓ کے عہد میں یہ شروع ہوئی کہ وہ خود اور اُن کے حکم سے ان کے تمام گورنر خطبوں میں برسرِ منبر حضرت علیؓ پر سبّ وشتم کی بوچھاڑ کرتے تھے حتیٰ کہ مسجد نبوی میں منبر رسول ﷺ پر عین روضۂ نبوی کے سامنے حضور ﷺ کے محبوب ترین عزیز کو گالیاں دی جاتی تھیں اور حضرت علیؓ کی اولاد اوران کے قریب ترین رشتہ دار اپنے کانوں سے یہ گالیاں سنتے تھے'' (خلافت وملوکیت ص:۱۷۴)

(12) حضرت یوسف علیہ السلام نے ڈکٹیٹر شپ کا مطالبہ کیا تھا العیاذ باللہ!

مودودی صاحب یوسف علیہ السلام کی گستاخی کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''یہ محض وزیر مالیات کے منصب کا مطالبہ نہیں تھا جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں بلکہ یہ ڈکٹیٹر شپ کا مطالبہ تھا'' (تفہیمات حصہ:۲،ص:۱۰۳)

(13) حضرت یونس علیہ السلام سے فریضۂ رسالت میں کوتاہیاں!

مودودی صاحب لکھتے ہیں: ''تاہم قرآن کے اشارات اور صحیفۂ یونس کی تفصیلات پر غور کرنے سے اتنی بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ حضرت یونس سے فریضۂ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہوگئی تھیں'' (تفہیم القرآن ج:۲،ص:۳۱۲،تحت سورۃ یونس آیۃ:۹۱،طبع سوم ۱۹۶۴ء، ناشر: مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور)

نوٹ: عقلمند حضرات ہوشیار رہیں! موجودہ نسخوں میں یہ بات موجود نہیں ہے، یہ کیوں؟ اور کس مقصد کے لئے یہ تحریف خاموشی سے کی گئی ہے؟ تھوڑی سی غور وفکر کرنے والوں پر اس باطل مقصد کی کوشش مخفی نہ رہے گی۔ اور مزے کی بات یہ کہ اس کے اول ایڈیشن پر مودودی صاحب کے قلمی دستخط بھی موجود ہیں۔

(14) انبیاء علیہم السلام کے نفس شریر ہوتے ہیں العیاذ باللہ!

مودودی صاحب لکھتے ہیں: ''اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفس شریر کی رہزنی کے خطرے پیش آئے ہیں چنانچہ حضرت داؤدؑ جیسے جلیل القدر پیغمبر کو ایک موقع پر تنبیہ کی گئی ہے کہ ''لا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ'' ''ہوائے نفس کی پیروی نہ کرنا ورنہ یہ تمہیں اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی'' (تفہیمات جلد:۱،ص:۱۶۱،طبع پنجم)

شاگرد: استغفر اللہ! یہ سب تو انتہائی خطرناک عقائد ہیں، مجھے ابھی شرح صدر ہوا کہ ان کے عقائد کتنے بدبودار ہیں؟ لیکن استاذ جی! کیا ان کی اقتداء میں نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ آپ کی اس بارے

میں کیا رائے ہے؟

استاذ: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آپ نے ان کے عقائد کو باطل اور خطرناک سمجھا البتہ جہاں تک ان کی اقتداء میں نماز پڑھنے کا سوال ہے تو اس میں میری ذاتی رائے نہیں چل سکتی، چند اکابرین کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں، امید ہے کہ یہ مسئلہ آپ کی سمجھ میں آجائے گا:

(۱) دارالعلوم دیوبند کے مدرس اور مفتی مولانا محمد رفعت قاسمی صاحب مدظلہ العالی لکھتے ہیں: ''موجودہ دور میں ابوالاعلیٰ مودودی کی قائم کردہ جماعت اسلامی سے جو شخص تعلق رکھتا ہے...... وہ صراطِ مستقیم سے ہٹا ہوا گمراہ اور آزاد ہے، ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے'' (مسائل رفعت قاسمی ج:۲،ص:۱۳۲،۱۳۳)

(۲) دارالافتاء دارالعلوم دیوبند ایک سوال ''مودودی صاحب اوران کی جماعت (جماعت اسلامی) اہل السنۃ والجماعۃ کے طریق پر ہیں یا نہیں؟...... جماعت اسلامی کے افراد اور جو لوگ ان سے عقیدہ میں متفق ہیں ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟'' کے جواب میں فتویٰ صادر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: ''اہل السنۃ والجماعۃ کے طریق سے منحرف ہیں جیسا کہ خود مودودی صاحب اور جماعت کے اونچے ذمہ داران کی کتب اس پر شاہد ہیں، فتاویٰ محمودیہ جلد اول اور فتاویٰ رحیمیہ جلد چہارم میں قدرے تفصیل ہے اور اصل کتابوں کے حوالوں سے مدلل ومبرہن کلام کیا گیا ہے...... جب اہل السنۃ والجماعۃ سے انحراف خود ان کی کتب سے ثابت ہے تو ایسی صورت میں امامت کے مکروہِ تحریمی ہونے کا حکم بھی ظاہر ہے'' (دارالافتاء دارالعلوم دیوبند فتویٰ نمبر:۲۹۲۵، تاریخ اجراء: یکم مارچ ۲۰۰۸ء)

تنظیم فکر ولی اللّٰہی

شاگرد: استاذ جی! نئی تنظیم ''تنظیم فکر ولی اللّٰہی'' کا نام چند دنوں سے سنا ہے، اس کا مختصر تعارف کرائیں تاکہ ہم سمجھ سکیں۔

استاذ: واقعی یہ تنظیم گذشتہ چند سالوں سے نمودار ہوئی ہے جس کی بنیاد پاکستان کے شہر ''ملتان'' میں حضرت مولانا سعید احمد رائے پوری نے ۱۹۸۷ء میں رکھی ہے، اس تنظیم سے وابستہ حضرات اپنی نسبت حضرت مولانا شاہ ولی اللہ اور مولانا عبید اللہ سندھی رحمہما اللہ کی طرف کرتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی بھی تحریک کو پروان چڑھانے کے لئے اہم اور کارآمد فارمولا یہی ہے کہ اس کی نسبت معروف شخصیات کی طرف کی جائے۔

شاگرد: بہت شکریہ جی! اگر اس تعارف کے بعد کچھ ذکر اُن کے عقائد کا کردیں تو بہت اچھا ہوگا تا کہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ ان کے عقائد ٹھیک ہیں یا غلط؟

استاذ: اُن کے بہت سے عقائد میں خرابیاں ہیں، چند ایک ملاحظہ فرمائیں:

(1) ذاتِ باری تعالیٰ کے متعلق تصور:

ذاتِ باری تعالیٰ کے متعلق تمام مسلمانوں کے برخلاف ان کا ایک الگ تصور ہے، چنانچہ ان کی ایک کتاب میں لکھا گیا ہے:

”مذہب اسلام کا بنیادی اور مقدم ترین عقیدہ ایک خدا کو ماننا ہے لیکن تاریخ گواہ ہے کہ زمانے اور عقلی ترقی کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے ہاں خدا کا تصور بھی بدلتا رہا ہے“ (افادات وملفوظات ص:۲۷۸)

قارئین کرام! فکریوں کے ہاں خدا کا تصور بدلتا رہتا ہے العیاذ باللہ! جبکہ ہمارا اہل السنۃ والجماعۃ کا ایک ہی تصور ہے کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے، جیسے تھا ویسا ہی ہے اور ویسا ہی رہے گا، قدیم ذات ہے، بے نیاز ذات ہے، نہ اس کی ابتداء ہے اور نہ انتہاء، اجزائے جسم وعوارض اور حوادث زمانہ سے پاک ومبرّا ہے۔

(2) جبرائیل علیہ السلام کو بجائے مقرب فرشتے کے ایک نفسیاتی کیفیت سمجھنا:

فکری حضرات جبرائیل علیہ السلام کے وجودِ حقیقی کو سرے سے تسلیم ہی نہیں کرتے بلکہ ان کے نزدیک جبرائیل جناب رسول اللہ ﷺ کی نفسیاتی طاقت اور وجدانی قوت کا نام ہے، اسی کو مذہبی اصطلاح میں جبرائیل سمجھا جاتا ہے، چنانچہ بعض حوالوں سے بطور استدلال لکھتے ہیں:

”جبرئیل جو انبیاء علیہم السلام کو نظر آتے ہیں اور خدا کی طرف سے وحی لاتے ہیں وہ حقیقت جبرئیلیہ ہے جو انبیاؤں کی قوتوں میں سے ایک قوت کا نام ہے اور خدا کی طرف سے قاصد بن کر پیغام لاتی ہے، تو انبیاء اپنے آپ ہی سے مستفید ہوتے ہیں نہ کسی اور سے، جو کچھ ان کو نظر آتا ہے وہی ہے جو ان کے خزانہ میں مخزون تھا“ (افادات وملفوظات ص:۲۲۸)

اسی طرح لکھتے ہیں: ”(ترجمہ) محمد کا جبرئیل محمد کی ذات میں تھا اور اسی طرح ہر پیغمبر کا جبرئیل اس کی ذات میں ہوتا تھا اور وہ (جبرئیل) ان کی باطنی قوت کا نام ہوتا تھا، جب اس قوت کا غلبہ ہوتا تو اُن پر وحی نازل ہوتی، یہی وجہ ہے کہ ہر پیغمبر کا جبرئیل اس کی زبان میں اس کے ساتھ گفتگو کرتا تھا“ (افادات وملفوظات ص:۲۲۸)

ذرا غور کیجئے! کس قدر خطرناک عقیدہ ہے؟

(3) حضرت موسیٰ علیہ السلام ناکام ہوگئے:

فکریوں کا یہ عقیدہ ہے کہ سامراج (فرعون) نے موسیٰ علیہ السلام کو ناکام کیا تھا، چنانچہ اس تنظیم کے سرپرست مولانا رائے پوری صاحب فرماتے ہیں:

”گروہ پیدا کرنا سامراج کی سب سے اولین پالیسی ہے، حضرت موسیٰ کو اس وقت کے سامراج نے اسی اعتبار سے فیل کر دیا یعنی بنی اسرائیل کے بارہ گروہ بنا دیئے جو آپس میں تو لڑتے تھے مگر ظالم کے خلاف نہیں لڑتے تھے، ڈیوائیڈ اینڈ رول کی پالیسی کا سب سے پہلے تصور فرعون نے دیا“ (واہ چھاؤنی میں رائے پوری کی تقریر، ترتیب وتحریر مفتی عبدالقدیر، بحوالہ فکری رسالہ عزم ص:۱۴، سیریز:۱۷۰، ماہ نومبر ۱۹۹۸ء)

ذرا سوچئے! کتنی بڑی گستاخی ہے کہ فرعون نے انہیں ناکام کر دیا؟ کیا خدائی نظام طاغوتی نظام سے ناکام ہوسکتا ہے؟

(4) حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے انکار:

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ اجماعی عقیدہ ہے لیکن فکریوں نے اس کا بھی انکار کیا ہے، چنانچہ فکریوں کی تفسیر میں لکھا گیا ہے:

”ومات عیسٰی وھو کھل...... واما ما یقال من أنه رفع الی السماء وھو شاب لم یبلغ سن الکھولة فذالک غیر صحیح“ (تفسیر الہام الرحمٰن ج:۲، ص:۴۴-۴۵)

ترجمہ: عیسیٰ علیہ السلام نے ادھیڑ عمری میں وفات پائی...... اور یہ جو کہا جا رہا ہے کہ وہ جوانی ہی میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور اس وقت تک وہ ادھیڑ عمری تک نہیں پہنچے تھے یہ صحیح نہیں ہے۔

مزید لکھتے ہیں: ”(ترجمہ) جی ہاں! مسلمانوں کا ایک گروہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا انتظار کرتا ہے لیکن یہ عقیدہ رکھنا قرآن کے حکم کے مطابق نہیں ہے اور میں تمہیں قرآن کی طرف بلاتا ہوں نہ کہ کسی اور چیز کی طرف، ہمیں تجربہ ہے کہ جب ہم نزولِ مسیح کے انتظار کو قرآن کی نص سے جائز قرار دیں تو پھر ہم لوگوں کو قرآن کی طرف دعوت نہیں دے سکتے، نہ مسلمانوں کو اور نہ مسلمانوں کے علاوہ دوسروں کو، ہم بحمد اللہ قرآن کے سمجھنے پر قادر ہیں اور ہم نے اس (قرآن) میں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا ذکر نہیں دیکھا اور اسے

اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کا احسان شمار کرتے ہیں‘‘ (ایضاً)

کیا اس کے بعد بھی مزید حقائق کا مطالبہ کرنا جائز ہے؟ ان کی ضلالت ان کے اسی عقیدہ پر کافی وشافی ہے، یہی بدبودار عقیدہ باطلہ ان کی دوسری کتاب ’’المقام المحمود ج:۱ص:۶۵۱‘‘ میں بھی موجود ہے۔

(5) انکارِ حدیث:

تنظیم فکر ولی اللّٰہی میں انکارِ حدیث کی روش بھی پائی جاتی ہے چنانچہ ان کی مرکزی کتاب میں لکھا ہے:

’’ولٰکن البلاء الذی وقع فیه المسلمون فی تدبرهم هو انجم ما حصروا الوحی ‘‘ (تفسیر الہام الرحمٰن ج:۱ص:۲۶۶)

ترجمہ: یعنی مسلمان اپنی فہم وفراست کے لحاظ سے ایک مصیبت میں پڑ گئے اور وہ یہ کہ انہوں نے وحی کو قرآن میں منحصر نہیں سمجھا (یعنی احادیث مبارکہ کو بھی وحی سمجھتے ہیں، صفدر)

ایک اور مقام پر احادیث میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی غرض سے لکھتے ہیں: ’’مگر اہل علم کی ایک جماعت ہے جو اس آیت ’’**وما ینطق عن الهوٰی ان هو الا وحی یوحٰی**‘‘ کو صرف قرآن سے مخصوص نہیں مانتی، وہ رسول اللہ ﷺ کے تمام اقوال کو ایک طرح کی وحی ثابت کرنے پر زور دیتی ہے، اس کے نزدیک ’’**وما ینطق عن الهوٰی ان هو الا وحی یوحٰی**‘‘ صرف قرآن کی نقل کرنے پر محدود نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کا ہر قول ’’**وما ینطق عن الهوٰی ان هو الا وحی یوحٰی**‘‘ میں داخل ہے اور اس کے خیال میں اس کو ’’**ان هو الا وحی یوحٰی**‘‘ میں وحی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ (شاہ ولی اللہ اور ان کا فلسفہ ص:۱۰۴)

دیکھئے مذکورہ عبارت میں سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ ’’اہل علم کی ایک جماعت......الخ‘‘ حالانکہ اہل علم کی ایک جماعت نہیں بلکہ پورا اہل العلم اس پر متفق ہے کہ احادیث وحی کی ایک قسم ہی ہے، یہ تاثر دینا کہ گویا اہل العلم کی صرف ایک جماعت اس کو وحی مانتے ہیں اور باقی اس کو وحی نہیں مانتے العیاذ باللہ! کتنا بڑا دھوکہ اور انکارِ حدیث ہے......؟!!

ایک اور جگہ حجیت حدیث پر حملہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ابتداء میں قانون صرف قرآن ہی تھا، سنت کی وجہ سے قرآن کا بہت سا حصہ مسلمانوں سے چھوٹ گیا، اصل عبارت ملاحظہ کیجئے:

’’ولید نے عمر بن عبدالعزیزؒ کو مدینہ منورہ کا حاکم مقرر کیا اور انہوں نے مدینہ کے علماء کو جمع کر کے سنت (حدیث) کے لکھنے کی بنیاد ڈالی، اس وقت تک مسلمانوں کے پاس قرآن مجید کے سوا کوئی اور قانون نہیں

تھا، اب یہ قانون اقصائے چین سے لے کر مغرب تک پہنچ گیا، متمدن اقوامِ عالم نے اس قانون کو اپنا دستور العمل بنا لیا اور اپنا سمجھا۔ شروع میں سنت کو قرآن مجید کا ایک شارح بنا دیا گیا یعنی اساسی قرآن تو قرآن مجید ہے اور یہ سنت اس کی شارح ہے مگر آگے چل کر قرآن مجید کا صرف اتنا حصہ مسلمانوں میں باقی رہا جو اس سنت کے مطابق تھا اور بہت سا حصہ چھوٹ گیا‘‘ (المقام المحمود ص:۱۶۷، جزء عمّ پارہ، صفہ اکیڈمی)

کتنا بڑا جھوٹ اور حدیث کو ردّ کرنے کا بہانہ ہے کہ حدیث لکھنے کی بنیاد عمر بن عبدالعزیزؒ نے ڈالی اور اس وقت تک مسلمانوں کے پاس قرآن کے علاوہ اور کوئی قانون نہ تھا العیاذ باللہ!! اگر اس وقت تک صرف قرآن ہی قانون تھا تو جناب نبی پاک ﷺ کی اس حدیث مبارک ’’**لترکت فیکم أمرین لن تضلوا ما تمسکتم بهما** ‘‘یعنی ’’میں تمہیں دو چیزیں چھوڑ کے جا رہا ہوں، تم لوگ اگر اس کی پیروی کرو گے تو ہرگز گمراہ نہیں ہو گے (ایک) کلام اللہ اور (دوسری) احادیث مبارکہ‘‘ کا کیا مطلب ہوگا؟

(6) امام مہدیؓ کی آمد سے انکار:

اہل السنۃ والجماعۃ امام مہدیؓ کی آمد پر متفق ہیں، احادیث کی معتبر کتابوں میں امام مہدی کی آمد پر محدثین نے مستقل ابواب باندھے ہیں، مجموعی طور پر ساٹھ سے زائد احادیث میں امام مہدی کی خبر دی گئی ہے، علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اپنے رسالہ ’’العرف الوردی‘‘ میں نوے (۹۰) احادیث کی تخریج کی ہے جن کی تینتیس (۳۳) احادیث میں امام مہدی کا نام صراحۃً موجود ہے اور دیگر احادیث میں خلیفہ کے لفظ اور ان اوصاف کے ساتھ مذکور ہے جیسا کہ امام مہدی کی احادیث میں مذکور ہے مگر فکریوں نے اس اجماعی عقیدے کا بھی انکار کیا ہے، چنانچہ ان کی مستند تفسیر میں لکھا ہے:

’’وعلاوة علٰی هذا أن المحققین من الأشاعرة لم یعدوا نزول المسیح واتیان المهدی من جملة ما یجب اعتقاده علٰی اهل السنة فلم یذکرهما صاحب المواقف ‘‘ (تفسیر الہام الرحمٰن ج:۲ص:۵۴، مطبوعہ شاہ ولی اللہ اکیڈمی)

یعنی امام مہدیؓ کے ورود اور عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا عقیدہ نہ تو اسلامی ہے اور نہ محققین مثلاً صاحب مواقف وغیرہ کی کتب میں ان کا تذکرہ ہے۔

دوسری کتاب میں لکھتے ہیں: ’’مسلمانوں کے دماغ میں یہ خیال راسخ ہوگیا ہے کہ قوم کو پستی سے نکالنے کے لئے کوئی غیر معمولی شخصیت چاہئے اور ضروری ہے کہ یہ شخصیت اعلیٰ طبقہ سے آئے، امام مہدی

کا تصور دراصل اسی غلط مذہب کا آئینہ دار ہے، بدقسمتی سے ڈاکٹر اقبال بھی اس غلط فہمی کا شکار ہے‘‘

(افادات وملفوظات ص:۵۱۱)

اوراسی طرح تفسیر’’الہام الرحمٰن‘‘ کے حاشیے میں لکھتے ہیں:’’**اتیان المھدی ونزول عیسیٰ علیہ السلام لم یکونا من عقیدۃ السلف**‘‘

یعنی امام مہدی کا آنا اور عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہونا سلف کا عقیدہ نہیں تھا۔

(7) حدود وسزائیں لازمی نہیں:

فکری حضرات شرعی سزاؤں کو لازمی نہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

’’قرآن مجید میں بعض جرائم کی جو سزائیں مذکور ہیں ان کی حیثیت محض مثال کی ہے اور لازمی نہیں کہ ہر زمانے میں ان کو اسی شکل میں نافذ کیا جائے‘‘ (افادات وملفوظات ص:۲۷۹)

بلکہ یہ ظالم تو ایک جگہ ’’حدّ ارتداد‘‘ کو معاشرے کی ابتری بھی کہہ چکے ہیں العیاذ باللہ، چنانچہ لکھتے ہیں:

’’اسی طرح تنگ نظری اور کافر سازی کے ماحول میں حدّ ارتداد کے نفاذ سے معاشرے میں جو ابتری پھیلے گی اس کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں‘‘ (رسالہ عزم ص:۴، سیریز نمبر:۲۶)

(8) کون سا انقلاب:

فکری حضرات ’’انقلاب، انقلاب‘‘ کی رَٹ لگاتے ہیں لیکن یاد رہے انقلاب سے یہ حضرات یورپ والوں کی حکومت چاہتے ہیں، چنانچہ لکھتے ہیں:

’’میں چاہتا ہوں کہ میری قوم جلد سے جلد یورپین ازم اپنائے تاکہ وہ شاہ پرستی کی اس دلدل سے نکل سکے، شاہ پرستی کی ذہنیت کو چھوڑے بغیر کسی قوم کی ترقی ممکن نہیں‘‘ (افادات وملفوظات، ص:۴۲۲)

اس میں شک نہیں کہ شاہ پرستی ایک لعنت اور برائیوں کی جڑ ہے لیکن اس کا یہ نتیجہ نکالنا کہ یورپین اِزم اپنایا جائے، یہ عقل کے دشمنوں کی نرالی منطق ہے۔

(9) جنت اور جہنم:

فکری حضرات کا نظریہ ہے کہ جنت یا جہنم میں ہیشگی نہیں ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

’’مسلمانوں کے دلوں میں یہ خیال راسخ کیا گیا ہے کہ جنت میں جنتی اور دوزخ میں دوزخی ہمیشہ ہمیشہ

رہیں گے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ کوئی حکیم اس بات کو برداشت نہیں کرسکتا‘‘ (المقام المحمود، سورۃ یونس ص:۹۰)

دوسری جگہ لکھتے ہیں: ’’خلود بمعنی ٹھہرنا یا اقامت کرنا یا عرصہ دراز تک اقامت کرنا، اس لئے ’’خالدون‘‘ کے معنی ہوئے اقامت کرنے والے اور ابداً آباد تک اقامت کرنا مراد نہیں جیسا کہ غلط خیال عوام ہوگیا ہے‘‘ (المقام المحمود، ج:۱، ص:۲۳۲، شائع کردہ مکی دار الکتب)

بلکہ فکری حضرات کہتے ہیں کہ ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ جہنم ختم کردی جائے گی، چنانچہ لکھتے ہیں:

’’جنت کے داخلے کے لئے جو درجہ ہے اس کو جماعت پورا کرلے گی وہ دوزخ سے نکال دی جائے گی، اس طرح ہوتے ہوتے ایسا زمانہ آجائے گا کہ دوزخ میں ایک آدمی بھی نہیں رہے گا، اب دوزخ بالکل ختم کردی جائے گی‘‘ (تفسیر المقام المحمود، جزء عمّ، ص:۴۷، صفا اکیڈمی)

(10) انگریزوں کا حلیہ:

فکری حضرات کے ہاں داڑھی ایک قدیم رسم ہے، کوٹ پتلون اور ہیٹ اسی طرح سوشلزم وقت کے تقاضے ہیں، چنانچہ لکھتے ہیں:

’’سیاست میں یورپی طرز کی قومیت اور اقتصادیات میں سوشلزم کو اپناؤ، عالمگیر انقلاب آیا چاہتا ہے، سیاسی واقتصادی انقلاب کے ساتھ ساتھ اس کے لئے ہمیں اپنی معاشرت میں انقلاب کی ضرورت ہوگی، مولانا سندھی نے اسی خطبے میں کوٹ پتلون اور ہیٹ پہننے کو سراہا اور داڑھی اور خاص وضع قطع کو ہم نے جو مقدس بنالیا ہے اسے غلط ٹھہرایا‘‘ (افادات وملفوظات، ص:۱۲۱)

تلک عشرۃ کاملۃ

شاگرد: حضرت جی! بس یہ دس حوالہ جات میرے لئے کافی وشافی ہیں، اب مجھے اندازہ بلکہ عین الیقین ہوگیا کہ ان کے عقائد کتنے خطرناک ہیں؟ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے سکول وکالج کے سٹوڈنٹس بلکہ سب مسلمانوں کو اس شر سے محفوظ رکھیں۔ اب مجھے یہ بتائیں کہ جب یہ فرقہ اتنا خطرناک ہے تو کیا اس سے بچنے کے لئے علماء کرام نے کوئی فتوے دیئے ہیں؟

استاذ: بیٹا حقیقت میں یہ فتنہ بہت ہی خطرناک ہے جو کہ عوام الناس اور بالخصوص آپ کے تعلیم یافتہ طبقہ کو گمراہ کرنے کی پے در پے سوچ میں ہے، اسی لئے مفتیانِ کرام نے وقتاً فوقتاً اپنی تحاریر میں عوام

الناس کواس فتنے کے متعلق آگاہ کیا ہے۔

شاگرد: اس فتنے کے باطل عقائد تو مجھے معلوم ہوگئے لیکن کیا اس فتنے پر کوئی کتاب موجود ہے جس کا ہم مطالعہ کرسکیں؟

استاذ: جی ہاں! اس فتنے پر بہت سی کتابیں اور رسائل موجود ہیں مثلاً خدام علماء حق کا رسالہ ''تنظیم فکر ولی اللّٰہی کے ملحدانہ ودہریانہ عقائد وافکار''، مولانا ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب رحمہ اللہ کا رسالہ ''ہدیہ فکر''، مولانا عبدالحق خان بشیر صاحب دامت برکاتہم کے ماہنامہ ''حق چار یار'' اکتوبر ۲۰۰۱ء میں شائع شدہ مضمون ''تنظیم فکر ولی اللّٰہی ...... اپنے افکار کے آئینے میں''، مولانا ثناء اللہ صفدر صاحب حفظہ اللہ کی کتاب ''تنظیم فکر ولی اللّٰہی کے عقائد ونظریات پر ایک نظر'' لیکن یہ بھی آنے والی کتاب سے مستفاد ہے۔ سب سے بہترین اور تفصیلی کتاب مولانا عمر فاروق صاحب دامت برکاتہم استاذ جامعۃ الرشید کراچی کی کتاب ''تنظیم فکر ولی اللّٰہی کیا ہے؟ عقائد، افکار، نظریات'' ہے جس میں اس اس فتنے کا تفصیلی رَد ہے اور اس تنظیم کی اصل کتابوں کا سکین عکس اور وثیقہ موجود ہے۔ **جزاهم الله جميعا عن سائر المسلمين.**

﴿فرقہ مماتیت/ پنج پیریت/ اشاعۃ التوحید والسنۃ﴾

شاگرد: حضرت جی! اب ذرا یہ بتادیجئے کہ کیا پنج پیری حضرات دیوبندی ہیں؟ اور ان کے ساتھ کن کن مسائل میں ہمارا اختلاف ہے؟

استاذ: بیٹا! یہ لوگ دیوبندی نہیں ہیں! ان کے عقائد اور اکابرین علماء دیوبند کے عقائد میں زمین وآسمان کا فرق ہے، ان کے ساتھ بہت سے مسائل میں ہمارا اختلاف ہے مثلاً:

☆ ہمارا اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں جبکہ مماتی (پنج پیری) فرقہ ان کو قبروں میں زندہ نہیں مانتے۔

☆ اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک انبیاء کرام علیہم السلام کی قبور کے پاس سے اگر کوئی سلام عرض کرے مثلاً حج یا عمرہ کرنے والے مسلمان جب روضۂ رسول ﷺ پر حاضری دینے جاتے ہیں تو وہاں ''**الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ**'' یا ''**الصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللّٰہ**'' پڑھتے ہیں تو ان کا یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ خود سنتے ہیں جبکہ پنج پیریوں کا یہ عقیدہ نہیں۔

☆ اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک یہ جائز ہے کہ کوئی شخص نبی کریم ﷺ کے روضہ مبارک کے پاس یوں کہے کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! اللہ سے ہمارے لئے دعا کیجئے کہ اللہ ہمارے گناہوں کو معاف فرمادیں یا ہماری فلاں حاجت کو پورا فرمادیں، اس مسئلہ کو استشفاع (عند قبر النبی ﷺ) کہتے ہیں جبکہ اشاعت والے حضرات اس کے منکر ہیں۔

☆ اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک یہ جائز ہے کہ کوئی شخص نبی کریم ﷺ کو دعا میں بطور وسیلہ ذکر کرے مثلاً یوں کہے کہ اے اللہ! اپنے حبیب نبی کریم ﷺ کے وسیلے سے ہم پر بارش برسا یا ہماری فلاں حاجت پوری فرما جبکہ مماتی حضرات اس کے منکر ہیں۔

☆ اہل السنۃ کے نزد کرامات بعد الوفات ثابت ہیں جبکہ مماتی حضرات عملی طور پر اس کے منکر ہیں۔

☆ اہل السنۃ والجماعۃ اِسی زمینی قبر کو ''قبر'' کہتے ہیں جبکہ اشاعت والوں کا کہنا یہ ہے کہ یہ زمینی قبر ''قبر شرعی'' نہیں ہے۔

اسی طرح اہل السنۃ والجماعۃ اور مماتی حضرات کے درمیان اور بھی کئی اختلافات ہیں جن کو مولانا تونسوی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''معیارِ صداقت'' میں تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے، اس کو ملاحظہ فرمائیں۔

شاگرد: میں سمجھ گیا استاذ جی! اہل السنۃ والجماعۃ اور مماتیوں کے درمیان واقعی بہت سے اختلافات ہیں لیکن حضور! اگر آپ ان کے چند مزید قابل اعتراض عقائد ونظریات باحوالہ بیان فرمادیں تو ہم عوام اچھی طرح سمجھ سکیں گے۔

استاذ: جی ضرور! کیوں نہیں! میں ان کی چند قابل اعتراض عبارات ذکر کرتا ہوں، آپ دیکھیں کہ انہوں نے کس قدر دل سوز باتیں اپنی کتابوں میں لکھی ہیں:

☆ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی گستاخی:

فرقہ مماتیت کے مایہ ناز مصنف شیخ محمد حسین نیلوی صاحب آلِ رسول ﷺ کی تنقیص کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''حضرت امام حسین علیہ السلام سے تو جنرل ضیاء الحق ہی اچھا رہا کہ جب بھی اسے کوئی مہم پیش آتی تو سیدھا مکہ شریف جا پہنچتا، اللہ تعالیٰ سے رو رو کر دعائیں کرتا'' (مظلومِ کربلا ص:۱۰۰)

☆ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کی بیعت کی تھی:

یہی نیلوی صاحب دوسرے مقام پر لکھتے ہیں: ''اگر آپ (امام حسین رضی اللہ عنہ) نے یزید کی بیعت نہیں کی

تو معاذ اللہ آپ جاہلیت کی موت مرے لیکن آپ کی موت تو شہادت کی ہے، پس ثابت ہوا کہ آپ کی گردن میں بیعت تھی اگر چہ مؤرخین نے اس کا ذکر اپنی کتب تاریخ میں نہیں کیا‘‘ (مظلومِ کربلا ص:۱۰۸)

محترم! مؤرخین نے صرف ذکر ہی نہیں بلکہ بیعت کی نفی بھی کی ہے، اب یہ ظالم اپنی کتاب میں کہہ رہے ہیں کہ امام حسینؓ جاہلیت کی موت مرے تھے (العیاذ باللہ)

یہی نیلوی صاحب امام حسینؓ کے متعلق مزید لکھتے ہیں: ’’کیا وجہ ہے کہ حضرت حسینؓ تعلیم نبی کریم ﷺ کے برعکس ایک مومن امیر کے خلاف علمِ بغاوت اٹھا کر برسرِ پیکار ہوئے؟‘‘ (مظلومِ کربلا ص:۱۴۳)

☆ <u>قبر میں عذاب یا ثواب نہیں ہوتا:</u>

یہی حسین نیلوی صاحب لکھتے ہیں: ’’ان گڑھوں میں عذاب وثواب ہونے کا کہیں بھی قرآن پاک میں ذکر نہیں‘‘ (ندائے حق ج:۱ص:۲۱۴)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں: ’’کیونکہ ہمارا مدّعا یہ ہے کہ اصل جزا سزا مرنے کے بعد جسدِ عنصری کو نہیں ہوتا جو اربعہ عناصر سے مرکب ہے‘‘ (ندائے حق ج:۱ص:۲۴۱)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: ’’معلوم ہوا کہ صحابہؓ وخیر القرون اس عرفی قبر میں حضور ﷺ کو زندہ نہیں مانتے تھے‘‘ (ندائے حق ج:۲ص:۳۰)

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں: ’’بدن عنصری کو ثواب وعذاب ممکن ہے مگر خلافِ واقع اور خلافِ مشاہدہ اور خلافِ شرع ہے‘‘ (ندائے حق ج:۱ص:۳۱۱)

مولوی خان بادشاہ صاحب مماتی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: ’’**لأن الحیاة وتعلق الروح بالبدن فی هذه الحفرة لیس بثابت من القرآن ولا من الاحادیث الصحیحة**‘‘ (الصواعق المرسلہ ص:۲۷۵)

ترجمہ: ’’اس لئے کہ حیات اور تعلق روح جسم کے ساتھ اس گڑھے (قبر، ناقل) میں نہ تو قرآن سے ثابت ہے اور نہ احادیث صحیحہ سے‘‘

تو معلوم ہوا کہ مماتی حضرات ویسے ہی لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے کبھی کبھی تعلق کے اثبات پر کلام کرتے ہیں ورنہ ان کی اپنی کتابیں تعلق کے انکار سے بھری پڑی ہیں اور جو اثبات یہ کرتے ہیں اُن کی حقیقت بھی ملاحظہ کیجئے:

مماتیوں کے رئیس التحریر سجاد بخاری صاحب لکھتے ہیں: ’’اور اگر اعادۂ روح سے مراد یہ ہے کہ روح کو

اپنے مستقر اعلیٰ علیین میں رہتے ہوئے بدن کے ساتھ ایک غیر المعلوم الکیفیۃ تعلق ہے جسے مختلف تعبیروں سے بیان کیا گیا ہے تو یہ بات اگر چہ فی نفسہٖ درست ہے لیکن یہ مفہوم جناب ترمذی صاحب کو مفید نہیں کیونکہ یہ تعلق بدن عنصری میں صفتِ حیات پیدا کرنے سے قاصر ہے‘‘ (اقامۃ البرھان ص:۱۵۹)

معلوم ہوا کہ وہ تعلق سرے سے مانتے نہیں جو حیات پیدا کر دیتی ہے بلکہ یہ تعلق ماننا سادہ لوح عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے سوا کچھ نہیں، بس انہی چند حوالوں پر اکتفاء کرتے ہیں۔

مماتی حضرات کے مذکورہ باطل عقائد کی وجہ سے علماء دیوبند رحمہم اللہ نے ان کے ساتھ بائیکاٹ کیا تو یہ حضرات غصہ میں علماء دیوبند پر بھی تبرابازیاں کرنے لگے جن میں چند حوالہ جات حاضر خدمت ہیں:

(۱) مشہور مماتی (پنج پیری) خان بادشاہ صاحب شیخ الحدیث زکریا رحمہ اللہ (جو تبلیغی جماعت کے مبلغ اعظم اور کتاب فضائل اعمال کے مصنف ہیں) پر یوں تبرابازی کرتے ہیں:

’’**وانظر کثیرا من الخرافات هذا المبلغ فی کتابه فضائل الحج**‘‘ (الصواعق المرسلہ ص:۱۲۶)

ترجمہ: ’’اس مبلغ کی اپنی کتاب ’’فضائل حج‘‘ میں اس طرح کے بہت سے خرافات دیکھئے‘‘

(۲) دوسرے مقام پر یوں تبرا کرتے ہوئے نظر آتے ہیں:

’’**اللّٰهم اهد له فانه اضل الناس بهذا الکتاب**‘‘ (الصواعق المرسلہ ص:۸۶)

ترجمہ: ’’اے اللہ! اس (شیخ زکریاؒ، ناقل) کو ہدایت دیں، اس نے تو اس کتاب (فضائل حج وفضائل اعمال) کی وجہ سے لوگوں کو گمراہ کیا‘‘

(۳) شیخ الحدیث رحمہ اللہ پر مزید تبرابازی کرتے ہوئے یہ گستاخ لکھتے ہیں:

’’**وقد کتب هذا المبلغ أربعین من الخرافات لیس لها الوجود فی الأدلة الشرعیة وکلها من الکلمات الکفریة اعاذنا اللّٰه منها**‘‘ (الصواعق المرسلہ ص:۹۱)

ترجمہ: ’’اس مبلغ نے (اپنی کتاب میں) چالیس خرافات لکھی ہیں جس کا وجود ادلہ شرعیہ میں ہے ہی نہیں اور سب کے سب کلمات کفریہ ہیں اعاذنا اللہ منھا‘‘

(۴) اور اس سے اگلے صفحہ پر یوں لکھتے ہیں:

’’**وکتب کثیرا من الوقائع التی کلها خرافات وشرکیات**‘‘ (ایضاً ص:۹۲)

ترجمہ: ’’اور بہت سے ایسے واقعات لکھے ہیں جو سب کے سب خرافات وشرکیات پر مبنی ہیں‘‘

اوراسی طرح ایک اوراشاعتی عالم نے تبلیغی جماعت اور کتاب فضائل اعمال کے خلاف نیز شیخ زکریا رحمہ اللہ کو العیاذ باللہ کافرومشرک ثابت کرنے پر ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس میں لکھتے ہیں:

(۱) ''شیخ زکریا کا دین یہود ونصاریٰ کا دین ہے'' (تحفۃ الاشاعت ص:۳۰۶)

(۲) شیخ زکریاؒ کے متعلق لکھتے ہیں: ''کس طرح شرک کو ثابت کیا سنو......'' (ایضاً)

(۳) ''شیخ زکریا نے علم غیب ثابت کیا'' (ایضاً ص:۲۹۸)

(۴) ''شیخ زکریا کی کتابوں میں اور بھی خرافات اور واہیات ہیں لیکن ہم بعض وہ پیش کریں گے جن سے شرک کی بوآتی ہے'' (ایضاً ص:۲۹۶)

(۵) ''شیخ زکریا کا عقیدہ بریلویوں کا ہے'' (ایضاً)

مماتی مفتی منیر شاکر صاحب کی گستاخیاں

فرقہ اشاعۃ التوحید والسنۃ سے نکلے یا نکالے ہوئے شخص منیر شاکر اشاعتی نے بہت عجیب وغریب انداز میں گستاخیاں کی ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(۱) نبی اکرم ﷺ کی شان اقدس پر گستاخانہ لہجے میں تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''ہم پیغمبر کو اسی لئے مانتے ہیں کہ اللہ نے کہا ہے، اگر اللہ نہ کہتا تو ہم اس کا نام تک نہ لیتے، چنانچہ عبداللہ ان کے والد تھے لیکن ہم اسے نہیں مانتے، عبدالمطلب ان کے دادا تھے لیکن ہم اسے نہیں مانتے، آمنہ ان کی ماں تھی لیکن ہم اسے نہیں مانتے'' (ویڈیو بیان جو کہ ہمارے پاس محفوظ ہے)

(۲) نبی اکرم ﷺ کی شان میں ایک اور جگہ گستاخانہ لہجہ استعمال کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''روایات میں تو یہ بھی ہے کہ اگر کسی نے ایک نماز قضاء کی اور پھر اس کو ادا بھی کرے تب بھی دو کروڑ اٹھاسی لاکھ سال جہنم میں جلے گا، رسول اللہ نے ایک دن میں تین نمازیں قضاء کی ہیں، ان کو جہنم میں کتنی سزا ملے گی؟ مولوی صاحب! جواب دے دیں'' (ویڈیو بیان)

(۳) منیر شاکر نے اپنے خبث باطن کا اظہار کرتے ہوئے حدیث کا انکار کیا ہے، چنانچہ ایک بیان میں کہتے ہیں:

''جو بھی یہ کہے کہ ''ذالک الکتاب'' میں الف لام اس لئے آیا ہے کہ یہ کامل کتاب ہے، پھر جب

آگے جاتا ہے تو کہتا ہے کہ حدیث نہ ہو تو قرآن سمجھ میں نہیں آتا، تو ابھی تو آپ کہہ رہے تھے کہ کامل کتاب ہے اب کہتے ہو کہ ناقص ہے؟ تو قرآن کامل کتاب ہے، قرآن اللہ کی صفت ہے، جس طرح اللہ کسی کا محتاج نہیں اسی طرح قرآن کسی چیز کا محتاج نہیں'' (ویڈیو بیان)

(۴) قبر میں حیات کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''یہ کہتے ہیں کہ قبر میں آدمی زندہ ہو جاتا ہے، ایسا زندہ ہو جاتا ہے ویسا زندہ ہو جاتا ہے، آرام سے بیٹھو مولانا صاحب! قبر میں ہم مُردوں کو دفناتے ہیں، ہمیں پتہ چلے کہ زندہ ہو جاتا ہے تو کل ہی واپس نکال لیں گے'' (ویڈیو بیان)

(۵) ایک بیان میں تراویح کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''تمہارا باپ بھی قرآن وحدیث سے تراویح نہیں دکھا سکتا......اس کو پیغمبر کے کلام میں قیام اللیل کہتے ہیں یعنی رات کی نماز، یہ نہ فرض ہے، نہ واجب ہے اور نہ سنت ہے، یہ مستحب اور نفل ہے، اس میں ثواب ہے جتنا پڑھ سکتے ہیں، تہجد کی نماز آٹھ رکعات، بیس رکعات، تیس رکعات، چالیس رکعات، پینتالیس رکعات تک پڑھ سکتے ہیں......اگر کوئی نہیں پڑھ سکتا یا دو چار رکعت پڑھتا ہے تو بھی اس کو کافر نہ کہو، اس لئے کہ فرض نہیں، اسلام میں یا فرض ہے یا نفل، تیسری چیز اسلام میں مولویوں نے بنائی ہے''
(ویڈیو بیان)

اسی طرح اور بہت سی خرافات ہیں، اگر تفصیل سے بیان کروں تو بات بہت لمبی ہو جائے گی، اس لئے اسی پر اکتفاء کرتا ہوں، تفصیل کے لئے برادرِ مکرم محمد طاہر گل دیوبندی حفظہ اللہ کی کتاب ''مماتی مولوی منیر شاکر کے باطل افکار ونظریات پر ایک نظر'' ملاحظہ کیجئے۔

فرقہ وہابیہ/ اہلحدیث/ غیر مقلدین کا تعارف وعقائد

آج سے ڈیڑھ سو (۱۵۰) سال پہلے غیر مقلدین حضرات (جو اپنے آپ کو اہلحدیث یا وہابی کہتے ہیں) کی کوئی جماعت نہیں تھی، آپ خود اندازہ لگائیں کہ آج جیسے ان کی مساجد ہیں، کیا یہ حضرات ۱۵۰ سال پہلے کی اپنی کسی مسجد کی نشاندہی کر سکتے ہیں؟ آج جس طرح یہ حضرات مختلف فرقوں اور تنظیموں میں تقسیم ہو چکے ہیں جیسے جماعت غرباء اہلحدیث، جمعیت اہل حدیث، مرکزی جمعیت اہلحدیث، شباب

سلفیہ اہلحدیث، یوتھ فورس اہلحدیث، جمعیۃ اشاعۃ التوحید والسنۃ علیٰ منہاج السلف الصالحین وغیرہم، غرض ان میں دو درجن سے زائد فرقے ہیں (جس کی تفصیل ہماری دوسری کتاب ''بیس رکعات تراویح سنت ہے بجواب آٹھ رکعت تراویح سنت ہے'' میں ملاحظہ فرمائیں) اور سب ہی اپنے آپ کو اہلحدیث کہتے ہیں تو ایسی کوئی جماعت ڈیڑھ سو سال پہلے ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گی یا جو عقائد ہم آگے ذکر کرنے والے ہیں، اُن عقائد کے حاملین ڈھونڈنے والوں کو عمرِ نوح کھپا کر بھی تلاش نہ کر پاؤ گے بلکہ خود یہی حضرات شہادتیں پیش کر چکے ہیں کہ:

(۱) ''علمائے اہلحدیث کا سلسلہ برصغیر میں ان (میاں نذیر حسین دہلوی، ناقل) سے شروع ہوتا ہے''
(چالیس علمائے اہلحدیث ص:۲۸، از عبدالرشید عراقی غیر مقلد)

(۲) غیر مقلدین جمعہ کی دو اذانوں کے بدعت اور ایک اذان کے صحیح ہونے کے متعلق لکھتے ہیں:
''مساجد احناف واہلحدیث میں جمعہ کی دو اذانیں ہوا کرتی تھیں جیسا کہ آج کل احناف کے ہاں مروّج ہے، مولانا موصوف نے پہلی اذان جو مسجد میں خطبہ سے گھنٹہ آدھا گھنٹہ پہلے ہوتی تھی اسے ثقہ دلائل سے بدعت ثابت کر کے موقوف کا فتویٰ صادر فرمایا اور دوسری اذان عند جلوس الامام علی المنبر کے صحیح ہونے کا فتویٰ دیا'' (مکمل نماز ص:۲۱، از مولانا عبدالوہاب دہلوی غیر مقلد)

(۳) جہری جنازہ کے متعلق لکھتے ہیں: ''مولانا مرحوم عبدالوہاب ملتانی نے پہلی مرتبہ نمازِ جنازہ بالجہر پڑھ کر اس مُردہ سنت کو زندہ کیا، آج تمام اہلحدیث اسی طریقے پر عمل کرتے ہیں'' (مکمل نماز ص:۲۰)

(۴) ''لاہور میں آٹھ تراویح کی ترویج آپ (حسین بٹالوی، ناقل) ہی سے ہوئی'' (سیرۃ ثنائی ص:۴۵۲)

اسی طرح رفع الیدین کے متعلق بھی نوازشات ذکر کی ہیں لیکن بندہ کی پہنچ سے وہ کتاب فی الحال دور ہے اور اپنے حافظہ سے کچھ نہیں لکھ سکتا جب تک محوّلہ کتاب سامنے نہ ہو۔

الغرض انگریز دور سے پہلے ان کی جماعت موجود نہیں تھی...... اب دل تھام کر مختصراً ان کی چند گستاخیاں ملاحظہ فرمائیں:

(۱) ''آدم علیہ السلام سے بھی گناہ ہوا تھا اور اس کی بنیاد حرص اور شہوت تھی'' (حکمۃ القرآن ج:۱، ص:۳۹۶)

(۲) ''(فلاں دعا میں) اس طرف اشارہ ہے کہ میں (نبی کریم ﷺ) بھی بہت جلد گناہوں سے گندہ ہوتا ہوں اور ایمان بھی خراب ہوتا ہے (العیاذ باللہ)'' (الحق الصریح ج:۴، ص:۱۶۳)

(۳) ''عائشہؓ نے فلاں کام کم عمری اور بے وقوفی کی وجہ سے کیا تھا'' (الا بن الخلص ج:۲، ص:۲۲)

(۴) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے انتہائی نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''فوراً ان (مشرکین) کے ذہن میں یہ بات آگئی کہ وہ چھوکرا جو نیا اٹھا ہے ابراہیم، یہ اسی کا کام ہے''
(خطباتِ بہاولپوری ج:۲، ص:۱۱۹)

(۵) اسی طرح کی گستاخی ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ کی شانِ اقدس میں بھی کی ہے، لکھتے ہیں:
''اللہ کے رسول ﷺ یہ سمجھا رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ دیکھ! دیکھ! کہیں مرتے وقت داغ نہ لگا جانا، اس چھوکرے کے پیچھے لگ کر اپنا آبائی دین نہ چھوڑ دینا'' (خطباتِ بہاولپوری ج:۳، ص:۱۴۵)

(۶) ایک شعر میں حضرت آدم علیہ السلام کو گمراہ کہنے کی جسارت کی ہے، وہ شعر اور اس کا ترجمہ بھی انہی کے قلم سے ملاحظہ فرمائیں:

فلو لاک لم یسلم من ابلیس عابد   و کیف وقد اغویٰ صفیک آدما

ترجمہ: ''اگر تیری معافی نہ ہوتی تو ابلیس سے کوئی عابد سلامت نہ رہتا اور کس طرح سلامت رہے کوئی جبکہ اس نے تیرے برگزیدہ بندے آدم علیہ السلام کو گمراہ کر دیا'' (حکومت اور علماء ربانی ص:۸۰، از عبداللہ روپڑی)

(۷) ''نبی کریم ﷺ بھی عام لوگوں کی طرح گانے سنتے تھے'' (تصحیح العقائد ص:۱۲۷)

(۸) ''(فأزلهما الشيطن) آیت میں اُس (آدم علیہ السلام، ناقل) کی تقصیر (کوتاہی) ہے کہ کیوں فتنوں کی جگہوں کو حاضر ہوتے ہو'' (حکمۃ القرآن ص:۴۰۴ طبع جدید)

(۹) ''حضرت عمرؓ نے معاملہ طلاق میں حکم شریعت کے خلاف بخیالِ خویش اصلاح کے لئے تعزیری قانون نافذ کیا تھا'' (تنویر الآفاق ص:۱۰۷)

(۱۰) ''نص کا علم ہونے کے باوجود بعض صحابہؓ بعض اوقات میں نصوص کے خلاف عمل کرتے اور فتویٰ دیتے تھے'' (رسول اکرم ﷺ کا صحیح طریقہ نماز ص:۴۰۰)

(۱۱) ''حضرت علیؓ کے مقابلہ میں جہاں امیر معاویہؓ کا تذکرہ ہو وہاں لفظ ''حضرت'' یا دعائیہ الفاظ کہنا درست نہیں...... لہٰذا ان کو غلط کار اور باغی سمجھنا چاہئے'' (فتاویٰ نذیریہ ج:۳، ص:۴۴۶)

(۱۲) ''معاویہؓ پر دنیا کی طمع غالب ہوگئی تھی، وہ حضرت علیؓ کو علانیہ بُرا کہا کرتے اور منبر پر ان پر لعنت کیا کرتے'' (لغات الحدیث ج:۱، ص:۲۵۲)

(۱۳)''حضرت علیؓ کیا، معاویہؓ کو تمام خاندانِ رسالت سے دلی دشمنی تھی'' (لغات الحدیث:۲/۲۵۲)

(۱۴)''اس میں شک نہیں کہ معاویہؓ وعمرو بن العاصؓ دونوں باغی، سرکش اور شریر تھے، ان دونوں صاحبوں کے مناقب یا فضائل بیان کرنا ہرگز روا نہیں'' (لغات الحدیث:۲/۷۰)

(۱۵)''بعض صحابہ فاسق تھے جیسے ولید، معاویہ، عمرو، مغیرۃ اور سمرۃ'' (نزل الابرار ج:۳،ص:۹۴)

(۱۶)''صحابہ کرام میں سے متعدد حضرات سے ایسے اعمال واقوال صادر ہوئے ہیں جن کے مرتکب پر فاسق ہونے کا اطلاق ہوتا ہے'' (مجموعہ مقالات پر سلفی تحقیقی جائزہ ص:۶۳۷)

(۱۷) غزوہ تبوک میں شرکت سے رہ جانے والے تین صحابہ کعب بن مالک، ھلال بن امیہ، ربیع بن مرارہ کو بھی غیر مقلدین نے فاسق کہا ہے العیاذ باللہ۔ دیکھئے (فتاویٰ الدین الخالص (پشتو) ج:۱،ص:۲۱۸)

(۱۸)''دوسرے نمبر پر حضرت ابوذر غفاریؓ ہیں جو ابن سبا کے کمیونسٹ نظریہ سے متاثر ہو کر کھاتے پیتے مسلمان کے پیچھے لٹھ لے کر بھاگ اٹھتے تھے'' (خلافت راشدہ ص:۱۴۳)

(۱۹)''سیدنا حسن کی موت کے متعلق میں اپنی تالیفات (عزت رسول) اور (حسن بن علی) میں بدلائل ثابت کر چکا ہوں کہ کثرت جماع، زیابیطس اور تب محرقہ سے ہوئی، آپ کہاں شہید ہوئے؟''

(خلافتِ راشدہ ص:۱۱۵)

(۲۰)''آپ (حضرت علی رضی اللہ عنہ، ناقل) کی خود ساختہ خلافت کا چار پانچ سالہ دور امت کے لئے ایک عذابِ خداوندی تھا...... آپ کی شہادت عالم اسلام کے لئے ایک آیۃ رحمت ثابت ہوئی...... اور عالم اسلام نے چار پانچ سال کی انارکی کے بعد سکھ کا سانس لیا'' (صدیقہ کائنات ص:۲۳۷)

فيه كفاية لمن له دراية

بس انہی چند گستاخیوں پر اکتفاء کرتے ہیں ورنہ اس مسلک کے بیسیوں باطل عقائد ہیں جن میں سے ہم نے چند عبارات بعینہٖ اور چند عبارات کی تلخیص ذکر کیں، کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہم نے جھوٹ یا اپنی طرف سے کچھ لکھا ہے، اگر ایک حوالہ بھی غلط نکلا تو ہم ہر میدان میں اس کی جوابدہی کے لئے تیار ہیں بعونہٖ تعالیٰ۔ مزید تفصیل کے لئے ہم نے اپنی دوسری کتاب ''**اللامذھبیہ تعریفھا وعقائدھا**'' میں ان کے سو (۱۰۰) باطل عقائد جمع کئے ہیں، دعا کیجئے کہ وہ کتاب ''اردو'' میں بھی شائع ہو جائے۔

﴿فرقہ بریلویت کا تعارف وعقائد﴾

اس فرقہ کے بانی وموجد مولانا احمد رضا خان صاحب ہیں جو ۱۴ جون ۱۸۵۶ء کو ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج:۱،ص:۱۲)

ان کے آباء واجداد افغانستان کے مشہور شہر قندھار کے موقر قبیلہ بڑھیچ کے پٹھان تھے۔ (ایضاً ص:۲)

علماء دیوبند (رحمہم اللہ جمیعا) کا تذکرہ انتہائی بدزبانی اور گستاخانہ لہجہ میں کرتے تھے، چنانچہ ایک جگہ لکھتے ہیں: ''شریفہ ظریفہ رشیدہ رمیدہ نے اپنے اقبال وسیع سے ان کے ادبار پر فیق کو فراخی حوصلہ کی لے سکھائی کہ چاہیں تو ایک ایک منٹ میں اپنے مضمون کی ''ایک ایک کتاب'' کا جواب لکھ دیں'' (خالص الاعتقاد ص:۱۰)

تشریح: اس حوالہ میں انہوں نے ''شریفہ ظریفہ'' سے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کو اور ''رشیدہ رمیدہ'' سے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کو مراد لیا ہے، ''رمیدہ'' بھاگی ہوئی عورت کو کہتے ہیں، اقبال وسیع سے مراد عام کھلی قبولیت ہے کہ جو چاہے آئے، ادبار دُبر کی جمع ہے، یہ پچھلے حصے کو کہتے ہیں، پرفیق نہایت تنگ گزرراستے کو کہتے ہیں، فراخی حوصلہ سے مراد کھل جانا ہے۔

آپ حضرات سوچیں کہ کیا یہ زبان کسی شریف انسان کی ہو سکتی ہے؟ یہ تمام الفاظ آستانہ بریلی کی بدزبانی کی کھلی شہادت ہیں، اس بحث میں مزید پڑنے کی بجائے قارئین کو تفصیل کے لئے متکلم اسلام مولانا الیاس گھمن صاحب مدظلہ کی کتاب ''فرقہ بریلویت پاک وہند کا تحقیقی جائزہ'' کی طرف مراجعت کی دعوت دیتا ہوں۔

ان لوگوں کی توحید انتہائی ناقص ہے، تفصیل اور امثلہ ذکر کرنے کی بجائے خود انہی کی زبانی سنیں، اس فرقہ کے مفتی عبدالحکیم شرف قادری صاحب لکھتے ہیں:

''ہمارے طبقے میں توحید کی اہمیت کو لوگ لاشعوری طور پر کم کر رہے ہیں'' (مقالات شرف قادری ص:۲۴۷)

اوران کے مفتی احمد یار نعیمی صاحب لکھتے ہیں:

''خیال رہے توحید نجات کا مدار بھی نہیں'' (اسلام کی چار اصولی اصطلاحیں ص:۳۳)

اب مختصراً اِن حضرات کے چند باطل عقائد ملاحظہ فرمائیں:

(۱) بریلوی حضرات اپنے موجد احمد رضا خان کو ''خدا'' کہہ کر پکارنے سے بھی نہیں چوکتے:

یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا　　تیرا اور سب کا خدا احمد رضا

(نغمۃ الروح ص:۴۳)

(۲) ''حضرت مسیح علیہ السلام پہلی آمد میں ناکامیاب رہے اور یہود کے ڈر کے مارے کام تبلیغ رسالت سرانجام نہ دے سکے اس لئے ان کا دوبارہ آنا تلافی مافات ہے'' (انوار شریعت ج:۲،ص:۵۵)

(۳) حضرت آدم علیہ السلام کو ''ذلیل'' کہا ہے، لکھتے ہیں: ''وہ آدم جو سلطان ملک بہشت تھے، وہ آدم جو متوج بتاج عزت تھے آج شکار تیر مذلت ہیں'' (اوراق غم ص:۲)

(۴) ''حضور علیہ السلام زوجین کے جفت وہمبستری ہونے کے وقت بھی حاضر وناظر ہوتے ہیں'' (مقیاس حنفیت ص:۲۹۱)

(۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں جو توہین کی ہے، ان کی تشریح وتفصیل سے قلم قاصر ہے، صرف اشعار ملاحظہ کیجئے:

تنگ وچست ان کا لباس اور وہ جوبن کا ابھار　　مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر

یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن مرے دل کی صورت　　کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بص نینہ وبر

(انوار شریعت حصہ:۳،ص:۳۷)

(۶) ''ام المومنین صدیقہؓ جو الفاظ شان جلال میں ارشاد کر گئی ہیں پس دوسرا کہے تو گردن ماردی جائے'' (ملفوظات حصہ:سوم،ص:۲۳۴)

(۷) صحابی رسول ﷺ حضرت عبدالرحمٰن قاری رضی اللہ عنہ کی توہین کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''عبدالرحمٰن قاری شیطان تھا'' (ملفوظات احمد رضا ج:۲،ص:۵۲)

(۸) ''اس محمد شیر (حضرت ابوقتادہؓ) نے خوک شیطان (عبدالرحمٰن قاریؒ) کو دے مارا'' (ایضاً ص:۴۶)

(۹) ''(حضرت ابوالحسن الخرقانی نے) یہ بھی فرمایا کہ میں اپنے رب سے دو سال چھوٹا ہوں'' (فیوضات فریدیہ ج:۱،ص:۷)

(۱۰) ''حضرت ابوالحسن الخرقانی نے فرمایا کہ صبح سویرے اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ کشتی کی اور ہمیں

پچھاڑ دیا'' (فیوضات فریدیہ ج:۱،ص:۷)

(۱۱) مفتی احمد یار نعیمی صاحب کہتے ہیں کہ شب معراج میں جب حضور ﷺ مسجد اقصیٰ پہنچے تو انبیاء کرام نے آپ کے استقبال میں مجرا (Dance) کیا معاذ اللہ! چنانچہ لکھتے ہیں: ''نماز کی تیاری ہے، امام الانبیاء کا انتظار ہے، دولہا کا پہنچنا تھا کہ سب نے سلامی مجرا ادا کیا'' (مواعظ نعیمیہ حصہ:اول،ص:۷)

(۱۲) کتاب ''انوار فریدی ص:۶۳'' میں ان کا کفر وشرک ملاحظہ فرمائیں:

فرید باصفا ہستی　　محمد مصطفیٰ ہستی

جہا گویم جہا ہستی　　خدا ہستی خدہستی

تسہیل: ''آپ باصفا فرید ہیں یہاں تک کہ آپ ہی محمد مصطفیٰ ہیں، میں کیا کہوں آپ کیا ہیں؟ خدا بس آپ ہی ہیں۔

فیہ کفایۃ لمن لہ درایۃ

یہ ایک درجن عقائد ونظریات کافی ہیں، مزید لکھنے کی ضرورت نہیں، جو حضرات تفصیل سے جاننے کے خواہش مند ہیں وہ ''فرقہ بریلویت از مولانا الیاس گھمن مدظلہ، ہدیہ بریلویت از مفتی مجاہد صاحب مدظلہ، شمس الرحمٰن بجواب نجم الرحمٰن مدظلہ اور مولانا ساجد خان نقشبندی ومولانا ابوایوب قادری صاحب حفظہما اللہ کی کتب کی طرف مراجعت کریں۔ مذکورہ بالا حوالہ جات اول الذکر تین کتب ہی سے اخذ کئے گئے ہیں **جزاھم اللہ خیرًا۔**

فرقہ غامدیہ کا تعارف اور جاوید احمد غامدی کے باطل افکار

جاوید احمد غامدی کا اصل نام ''شفیق احمد'' ہے، ۱۹۵۱ء میں پنجاب کے ضلع ساہیوال کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے، ۱۹۷۳ء میں روایتی انداز میں اسلامی علوم سیکھنے کے لئے امین احسن صاحب اصلاحی کی شاگردی اختیار کی، دس سال سے زیادہ (۱۹۷۹ء تا ۱۹۹۱ء) عرصہ سول سروسز اکیڈمی لاہور میں بطور عربی ٹیچر ملازمت کرتے رہے۔ نائن الیون واقعہ کے بعد جب امریکن سی آئی اے اپنے وزیر دفاع ریمزے

فیلڈ کی ہدایت پر پاکستان میں کوئی ایسا شخص ڈھونڈ رہی تھی جو پاکستانی عوام کو اسلام کے امریکن ایڈیشن کی تعلیم دے سکے تو قرعہ فال جاوید احمد غامدی جو اُس وقت ''شفیق احمد'' تھے کے نام نکلا اور یہ پوری تندہی سے امریکن اسلام کی تبلیغ میں جت گیا۔

جاوید احمد غامدی دورِ حاضر کے فتنوں میں ایک عظیم فتنہ ہے خصوصاً ہمارا بنیادی دینی تعلیم سے محروم نوجوان طبقہ، دنیاوی تعلیم یافتہ اردو دان طبقہ کافی حد تک اس فتنہ کی لپیٹ میں آچکا ہے، فی زمانہ غامدی فکر ایک مکمل مذہب کی شکل اختیار کرچکی ہے۔

غامدی صاحب نہ صرف منکر حدیث ہیں بلکہ اسلام کے متوازی ایک الگ مذہب کے علمبردار ہیں، ان کے چند باطل عقائد وافکار اُن کی کتب کے حوالہ جات کے ساتھ درج کرتے ہیں تاکہ قارئین کرام کو اس فتنہ کی حقیقت جاننے میں آسانی ہو، ملاحظہ فرمایئے:

(۱) ''عیسیٰ علیہ السلام وفات پاچکے ہیں'' (میزان، علاماتِ قیامت ص:۱۷۸، طبع:۲۰۱۴ء)

(۲) ''قیامت کے قریب کوئی مہدی نہیں آئے گا'' (ایضاً ص:۱۷۷)

(۳) ''(مرزا غلام احمد قادیانی) غلام احمد پرویز سمیت کوئی بھی کافر نہیں، کسی بھی امتی کو کسی کی تکفیر کا حق نہیں ہے'' (اشراق، اکتوبر ۲۰۰۸ء، ص:۶۷)

(۴) ''حدیث سے دین میں کسی عمل یا عقیدے کا اضافہ بالکل نہیں ہوسکتا'' (میزان ص:۱۵)

(۵) ''سنتوں کی کل تعداد صرف ۲۷ ہے'' (میزان ص:۱۴)

(۶) ''داڑھی سنت اور دین کا حصہ نہیں'' (مقامات ص:۱۳۸، طبع ۲۰۰۸ء)

(۷) ''مرتد کی شرعی سزا نبی کریم ﷺ کے زمانے کے ساتھ خاص تھی'' (اشراق، اگست ۲۰۰۸ء، ص:۹۵)

(۸) ''رجم اور شراب نوشی کی شرعی سزا حد نہیں'' (برھان ص:۳۵ تا ۱۴۶، طبع: فروری ۲۰۰۹ء)

(۹) ''اسلام میں ''فساد فی الارض'' اور ''قتل نفس'' کے علاوہ کسی بھی جرم کی سزا قتل نہیں ہوسکتی'' (ایضاً ص:۱۴۶)

(۱۰) ''قرآن پاک کی صرف ایک قرأت ہے باقی قرأتیں عجم کا فتنہ ہیں'' (میزان ص:۳۲، طبع: اپریل ۲۰۰۲ء)

(۱۱) ''ہر آدمی کو اجتہاد کا حق ہے، اجتہاد کی اہلیت کی کوئی شرائط متعین نہیں، جو سمجھے کہ اسے تفقہ فی الدین حاصل ہے وہ اجتہاد کرسکتا ہے'' (سوال وجواب، ھٹس:۶۱۲، تاریخ اشاعت: ۱۰ مارچ ۲۰۰۹ء)

(۱۲) ''نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کے بعد غلبہ دین کی خاطر (اقدامی) جہاد ہمیشہ کے لئے ختم ہے'' (اشراق، اپریل ۲۰۱۱ء، ص:۲)

(۱۳) ''مسلم وغیر مسلم اور مرد وعورت کی گواہی میں فرق نہیں ہے'' (برھان ص:۲۵ تا ۳۴، طبع: فروری ۲۰۰۹ء)

(۱۴) ''زکوٰۃ کے نصاب میں ریاست کو تبدیلی کا حق حاصل ہے'' (اشراق، جون ۲۰۰۸ء، ص:۷۰)

(۱۵) ''یہود ونصاریٰ کے لئے نبی کریم ﷺ پر ایمان لانا ضروری نہیں، اس کے بغیر بھی ان کی بخشش ہوجائے گی'' (ایضاً)

(۱۶) ''موسیقی فی نفسہ جائز ہے'' (اشراق، فروری ۲۰۰۸ء، ص:۶۹)

(۱۷) ''بت پرستی کے لئے بنائی جانے والی تصویر کے علاوہ ہر قسم کی تصویریں جائز ہیں'' (اشراق، مارچ ۲۰۰۹ء، ص:۶۹)

(۱۸) ''بیمہ جائز ہے'' (اشراق، جون ۲۰۱۰ء، ص:۲)

(۱۹) ''عورت مردوں کی امامت کراسکتی ہے'' (ماہنامہ اشراق، مئی ۲۰۰۵ء، ص:۳۵ تا ۴۶)

(۲۰) ''دوپٹہ ہمارے ہاں مسلمانوں کی تہذیبی روایت ہے، اس کے بارہ میں کوئی شرعی حکم نہیں ہے، دوپٹے کو اس لحاظ سے پیش کرنا کہ یہ شرعی حکم ہے اس کا کوئی جواز نہیں'' (اشراق، مئی ۲۰۰۲ء، ص:۴۷)

غامدیت ایک بہت بڑا فتنہ ہے، ہم سب مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس فتنہ کے لیکچرز سے اپنے آپ کو اور تمام مسلمانوں کو اتنا ہی دور رکھیں جتنا قادیانیوں سے دور رکھتے ہیں۔

فرقہ سیفیہ کا تعارف اور عقائد

اس فرقے کی بنیاد رکھنے والے اور موجد ''پیر سیف الرحمٰن صاحب'' ہیں جو ۱۳۴۹ھ میں جلال آباد (افغانستان) سے ۲۰ کلومیٹر دور جنوب کی طرف واقع ایک گاؤں باباکلی کوٹ میں پیدا ہوئے تھے۔ (سہ ماہی انوارِ رضا جلد:۴، شمارہ:۳، خصوصی شمارہ بابت پیر سیف الرحمٰن صاحب لاہور)

موصوف نے کل سات نکاح کئے، افغانستان کے بعد پاکستان آکر اولاً نوشہرہ مقام آکر قیام کیا، اس کے بعد پھر افغانستان واپس جاکر ننگرھار، جلال آباد، لغمان وغیرہ علاقوں میں معرفت کرتے رہے، وہاں اپنی معرفت پیدا کرکے اثر ورسوخ قائم کرکے واپس پاکستان آیا جبکہ جہاد خوب زور وشور سے جاری تھا

لیکن وہاں جہاد جیسے فرض کو چھوڑ کر یہاں پاکستان آیا اور پیر سباق میں اپنا ٹھکانہ بنایا۔ یہاں بھی موصوف نے اختلافات کی فضا قائم کی اور تبلیغی جماعت کی خوب مذمت کی لیکن یہاں بھی اپنی طاقت نہ رکھتے ہوئے اور اپنا مقصد پورا کر کے کھوری باڑہ (خیبر پختونخواہ) کے مقام پر تشریف لے گئے۔

چونکہ (کچھ مخصوص کتب کے علاوہ) اس فرقہ کی کوئی مستقل کتب نہیں جن سے ان کے عقائد لوگوں پر آشکارا ہوتے تاہم ان کی بریلویت نما تو ظاہر تھی لیکن تفصیل معلوم نہ ہو سکی تھی تو خود اپنے ایک مرید ''ملک محبوب الرسول قادری'' کو انٹرویو میں کچھ جوابات دیئے جن کو ملک صاحب نے قلمبند کیا۔

پیر صاحب کہتے ہیں: ''اس فقیر کے بارے میں بدعقیدہ لوگوں نے یہ افتراء کی کہ چونکہ میں بریلوی نہیں کہلاتا اس لئے مجھے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتاویٰ جات سے اتفاق نہیں ہے...... اور میں یعنی فقیر اخندزادہ سیف الرحمٰن نے خطیب بے مثل مولانا علامہ مقصود احمد قادری صاحب خطیب مسجد حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علمائے کرام کی موجودگی میں بارہا یہ اعلان کیا کہ مجھے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے تمام فتاویٰ جات سے اتفاق ہے'' (سہ ماہی انوارِ رضا ص:۴۹)

اور خود پیر صاحب کے مدّاحین لکھتے ہیں: ''پیر صاحب حسام الحرمین شریف وتمہید الایمان مع تکمیل الایمان کے مؤیّد وعامل ہیں...... اور خوفِ خدا کے امین ہیں، یہی وجہ ہے کہ مذاہبِ باطلہ دیابنہ (دیوبندی حضرات، ناقل) و وہابیہ کی تکفیر میں تساہل نہیں فرماتے'' (انوارِ رضا ص:۲۵۴)

اور پیر صاحب کے حوالے سے مزید لکھتے ہیں: ''اس کے باوجود جب میرے سامنے حفظ الایمان کی وہ عبارت جس میں رسول اکرم ﷺ کے علم کو پاگلوں کے علم سے تشبیہ دی گئی تھی تو میں نے اس کے مصنف، قائل، مصدّق ومصحّح کو کافر قرار دیا اور اسی طرح دیگر گستاخانہ عبارات کے قائل، مصدّق ومصحّح کو کافر قرار دیا اور میرا آج بھی یہی فتویٰ ہے اور الحمد للہ میں کتاب ''حسام الحرمین'' کی بھی مکمل

تائید کرتا ہوں'' (انوارِ رضا ص:۵۰)

باطل افکار وعقائد:

(۱) پیر صاحب کے مرید یوں لکھتے ہیں:

المدد یا غوث اعظم المدد یا دستگیر   شاہِ محی الدین آقا المدد یا دستگیر
استغاثہ آپ سے اور آپ کے اجداد سے   آپ کے دربار کے سائل ہو یا سارے دستگیر

(۲) خود پیر صاحب کہتے ہیں: ''ہم بغداد ائیر پورٹ پر اترنے والے ہیں، میرے دل نے اندر سے آواز دی کہ فکر نہیں کرو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے تمہیں بلایا ہے...... اللہ کی توفیق سے آج بھی اللہ کی مخلوق کی مدد و نصرت اور استعانت فرماتے ہیں'' (انوارِ رضا ص:۱۴۶-۱۴۷)

(۳) ''خود حضرت رسول کریم ﷺ نے تمام حاضرین (انبیاء، ناقل) کے سمیت مبارک صاحب کے پیچھے اقتداء کیا'' (هداية السالكين ص:۳۲۹)

(۴) حضور اکرم ﷺ روتے ہیں اور امتی امتی کہتے ہیں اور مبارک صاحب سے ارشاد فرماتے ہیں کہ میری امت بہت گنہگار ہے کوشش کرو'' (هداية السالكين ص:۳۳۲)

(۵) ''پیر سیف الرحمٰن کی صحبت نبی کریم ﷺ کی صحبت ہے'' (هداية السالكين ص:۳۰)

(۶) ''اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو یہ اجازت عطا فرمائی ہے کہ آپ جب چاہیں اور جہاں چاہیں زمین وآسمان کی خشکی اور تری کی سیر فرمائیں...... حضور ﷺ کی قوت قدسیہ اور نورِ نبوت سے امر بعید نہیں کہ آن واحد میں مشرق ومغرب، شمال وجنوب، تحت وفوق یعنی تمام جہات وامکنہ بعید متعدد لا تعداد لا تحصیٰ میں سرکار اپنے وجود مقدس بعینہٖ (یعنی اصل جسم مبارک) یا جسم اقدس مثالی کے ساتھ تشریف فرما ہو کر اپنے مقربین کو اپنے جمال کی زیارت اور نگاہ کی رحمت اور برکت سے سرفراز فرمائیں'' (ہمارا نبی حاضر وناظر ہے ص:۴۴-۴۵، از مولانا غلام یٰسین سیفی، ناشر: مکتبہ محمدیہ سیفیہ لاہور)

(۷) ''بغیر عمامہ کے نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے'' (هداية السالكين ص:۱۴۸)

(۸) ''فرقہ جبریہ رائیونڈی کافر ہیں...... اور کفر کو کفر نہ کہنا بھی کفر ہے'' (ایضاً ص:۷۳-۷۴)

(۹) ''حضرت مبارک صاحب کا مقام پیرانِ پیر کے مقام سے فوق ہے'' (ایضاً ص: ۳۲۵)

(۱۰) ''اگر کوئی مجھے مانتا ہو لیکن میرے مریدین کی ولایت سے منکر ہو تو یہ بھی کفر ہوگا'' (ایضاً ص: ۲۶۰)

تلک عشرۃ کاملۃ

ان شاء اللہ ان کے یہ دس باطل عقائد وافکار کافی ہوں گے، تفصیل کے لئے ہم نے مستقل مفصل کتاب شروع کی ہے، اللہ تعالیٰ سہولت وعافیت کا معاملہ فرمائے۔

فتنہ انجنیئر علی مرزا کا تعارف اور عقائد وافکار

چند برس پہلے جہلم (پنجاب) کی سرزمین سے اٹھنے والا ایک شخص جو کہ اہل السنۃ کی وضع قطع اپنائے ہوئے ہے سوشل میڈیا پر نمودار ہوا اور سوشل میڈیا پر کروڑوں روپے خرچ کر کے اپنی چرب زبانی کی وجہ سے مشہور ہوا، اس میں نہ کوئی علمی قابلیت ہے اور نہ ہی کسی مدرسے سے فارغ ہونے والا کوئی مستقل عالم ہے، انجنیئر محمد علی مرزا صاحب کی اولین کوشش یہ ہے کہ دین اسلام کو مشکوک بنا دیا جائے تا کہ عوام کا ایمان متزلزل ہو جائے اور اس کے لئے بنیادی کام ''صحابہ کرامؓ وسلف صالحینؒ'' سے بدگمانی پیدا کر کے عوام کی نظر میں اپنے آپ کو مجتہد باور کرانا ہے اور اس مقصد اس نے زیادہ تر سٹوڈنٹس اور تعلیم یافتہ نوجوان طبقہ کو اپنا شکار کیا ہے۔

اب آئیں اور مرزا صاحب کے چند باطل عقائد ونظریات ملاحظہ فرمائیں:

(۱) ''امیر معاویہؓ اسلام لانے کے بعد بھی شراب پیتے تھے'' (واقعہ کربلا کا حقیقی پس منظر ص: ۱۵)

(۲) ''صحابیت کے سوا حضرت معاویہؓ کے فضائل سے متعلق کوئی بھی صحیح حدیث نقل نہیں ہوئی ہے'' (واقعہ کربلا ص: ۲۷)

(۳) ''حضرت معاویہؓ کو حکومت مل جانے کے بعد بتدریج اس امت پر کیسی ملوکیت مسلط ہوئی اور اس کا بھیانک نتیجہ کیا نکلا؟ (پھر اس عنوان کے تحت وہ عام حدیث لایا ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد کچھ نالائق لوگ جانشین بنیں گے، وہ زبان سے جو کہیں گے وہ کریں گے

نہیں اور جوان سے ہاتھ سے جہاد کرے گا تو وہ مؤمن ہے......الخ'' (واقعہ کربلا ص: ۲۵)

(۴) ''اسی لیول کا ایک گناہ صحابہ کرام میں کوٹ کوٹ کے نبی ﷺ نے بھرا تھا'' (یوٹیوب لیکچر بعنوان ''سیدہ عائشہؓ کا قاتل کون؟'') العیاذ باللہ

(۵) حضرات شیخین کریمینؓ کی گستاخی کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ سپورٹر کون تھا؟ کیا یوشع بن نون تھے؟ حضرت ہارون تھے؟ نبی علیہ السلام کے ساتھ اس لیول کے سپورٹر نہ ابوبکرؓ تھے، نہ عمرؓ تھے، صرف حضرت علیؓ تھے'' (بحوالہ حضرت معاویہؓ اور روایات حدیث از مفتی محمد وقاص رفیع صاحب مدظلہ)

(۶) ''لیکن یاد رکھئے گا یہ (وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ) تمام صحابہ کے بارے میں نہیں ہے، یہ صلح حدیبیہ کے موقع پر آیات نازل ہوئیں، اس سے مراد بعد کے لوگ نہیں بس......اب یہ پکڑ کہ وہ فتح مکہ کے بعد جو معافیاں مانگ کے مسلمان ہوئے، پوری زندگی اسلام کی پیٹھ میں چھرا گھونپتے رہے اور بعد میں موت کے ڈر سے کلمہ پڑھ لیا، ان کے اوپر یہ آیات لگانا تو یہ قرآن پاک کے ساتھ خیانت کرنا ہے اور اپنا لقمہ قرآن قرآن کے منہ میں ڈالنے والی بات ہے، اس سے بڑی کوئی خیانت نہیں ہوسکتی'' (لیکچر مسئلہ: ۹۶، وقت: 32:25 تا 33:40)

سرسید احمد خان کے نظریات وتعلیمات

ہمارے ہاں تقریباً تمام تعلیمی اداروں نیز عوام وخواص کے ذہن میں جنگِ آزادی کے اعتبار سے ایک نام نمایاں طور پر سامنے لایا جاتا ہے اور وہ نام سرسید احمد خان کا ہے، مگر تصویر کا فقط یہی رخ لوگوں کے سامنے رکھا جاتا ہے اور اس کے عقائد فاسدہ جو اسلام کے سراسر خلاف ہیں وہ لوگوں کو نہیں بتائے جاتے۔

سرسید احمد خان نے ایک باطل مذہب وضع کیا تھا جسے انہوں نے ''نیچریت'' کا نام دیا تھا، اس کے ان منگھڑت عقائد میں سے کوئی ایک عقیدہ رکھنے سے ہی بعض اوقات کفر لازم آتا ہے ورنہ اس کی گمراہیاں وگستاخیاں تو اس کے علاوہ ہیں۔

ان کے چند باطل عقائد، گمراہیاں و گستاخیاں ملاحظہ فرمایئے:

(۱) اللہ تعالیٰ کے بارے میں عقائد:

اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں فرماتے ہیں: ''اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰہِ الْاِسْلَامِ'' کہ اللہ کے ہاں پسندیدہ دین اسلام ہے۔مگر سرسید اس پر راضی نہیں، وہ کہتے ہیں: ''جو ہمارے خدا کا مذہب ہے وہی ہمارا مذہب ہے، خدا نہ ہندو ہے نہ عرفی مسلمان، نہ مقلد، نہ لامذہب، نہ یہودی، نہ عیسائی، وہ تو پکا چھٹا ہوا نیچری ہے'' (مقالاتِ سرسید حصہ:۱۵،ص:۱۴۷، ناشر: مجلس ترقی ادب)

دوسری کتاب میں مزید لکھتے ہیں: ''نیچر خدا کا فعل ہے اور مذہب اس کا قول اور سچے خدا کا قول اور فعل کبھی مخالف نہیں ہوسکتا، اس لئے ضروری ہے کہ مذہب اور نیچر متحد ہو'' (خود نوشت ضیاء الدین لاہوری ص:۵۶، جمیعۃ پبلی کیشنز)

(۲) نبوت کے بارے میں عقائد:

علم عقائد کی تقریباً ساری کتابوں میں ''نبی'' کی یہ تعریف کی گئی ہے ''نبی وہ مرد ہے جسے اللہ تعالیٰ نے احکام کی تبلیغ کے لئے مبعوث فرمایا'' اور یہی معنی عوام میں مشہور و معروف ہے اور یہی حق ہے مگر سرسید صاحب لکھتے ہیں: ''نبوت ایک فطری چیز ہے...... ہزاروں قسم کے ملکاتِ انسانی ہیں، بعض دفعہ کوئی خاص ملکہ کسی خاص انسان میں از روئے خلقت و فطرت ایسا قوی ہوتا ہے کہ وہ اس کا امام یا پیغمبر کہلاتا ہے، لوہار بھی اپنے فن کا امام یا پیغمبر ہوسکتا ہے، شاعر بھی اپنے فن کا امام یا پیغمبر ہو سکتا ہے، ایک طبیب بھی اپنے فن کا امام یا پیغمبر ہوسکتا ہے'' (تفسیر القرآن، سرسید احمد خان ج:۱، ص:۲۳-۲۴، رفاہِ عام سٹیم پریس لاہور)

(۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام (حضرت محمد ﷺ کے بعد مخلوق میں سب سے افضل) کی شان میں گستاخی:

''حج اس بڈھے (ابراہیم علیہ السلام) خدا پرست کی عبادت کی یادگاری میں قائم ہوا تھا اس لئے اس عبادت کو اسی طرح اور اسی لباس میں ادا کرنا قرار پایا تھا، جس طرح اور جس لباس میں اس نے کی

تھی۔محمد ﷺ نے اس سویلزیشن (تہذیب) کے زمانے میں بھی اس وحشیانہ صورت اور وحشیانہ لباس (حج کا احرام شریف) کو ہمارے بڈھے دادا کی یادگار میں قائم رکھا'' (تفسیر القرآن، سرسید احمد خان، ج:۱،ص:۲۰۶، رفاہِ عام سٹیم پریس لاہور)

(۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی:

''اگر موسیٰ کو کوئی ٹرگنا میٹری کا قاعدہ نہ آتا ہو اور اس نے اس کے بیان میں غلطی کی ہو تو اس کی نبوت اور صاحبِ وحی اور الہام ہونے میں نقصان نہیں آتا کیونکہ وہ ٹرگنا میٹری یا اسٹرانومی کا ماسٹر نہیں تھا، وہ ان امور میں تو ایسا ناواقف تھا کہ ریڈسی (Red Sea) کے کنارہ سے کنعان تک کا جغرافیہ بھی نہیں جانتا تھا اور یہی اس کا فخر اور یہی دلیل اس کے نبی اولوالعزم ہونے کی تھی'' (مقالاتِ سرسید ج:۱۳،ص:۳۹۶)

(۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی:

آج تک ملت اسلامیہ اس بات پر متفق ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے مگر سرسید کہتا ہے کہ میرے نزدیک قرآن مجید سے ان کا بے باپ ہونا ثابت نہیں ہے'' (مکتوباتِ سرسید حصہ:۲،ص:۱۱۶)

اور مزید لکھتے ہیں: ''اور وہ (حضرت مریم رضی اللہ عنہا) حسبِ قانونِ فطرتِ انسانی اپنے شوہر یوسف سے حاملہ ہوئیں'' (تفسیر القرآن، سرسید احمد خان، ج:۲،ص:۳۰، رفاہ عام سٹیم پریس لاہور)

(۶) حضور ﷺ کی شان میں گستاخی:

''ایک یتیم بن ماں باپ کے بچے کا حال سنو جس نے نہ اپنی ماں کے کنارِ عاطفت کا لطف اٹھایا، نہ اپنے باپ کی محبت کا مزا چکھا، ایک ریگستان کے ملک میں پیدا ہوا اور اپنے گرد سوائے اونٹ چرانے والوں کے غول کے کچھ نہ دیکھا اور سوائے لات و منات وعزیٰ (بتوں کے نام) کو پکارنے کی آواز کے کچھ نہ سنا، مگر خود کبھی نہ بھٹکا'' (ایضاً ج:۱،ص:۱۹)

(۷) خضر علیہ السلام کے بارے میں عقیدہ:

''اور کچھ شبہ نہیں رہتا کہ یہ پرانے قصوں میں سے ایک فرضی نام ہے اور اس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام

کے اصلی واقعات کے ساتھ شامل کر دیا گیا ہے'' (تفسیر القرآن، سرسید احمد خان، رفاہِ عام سٹیم پریس لاہور)

(۸) معجزات کے بارے میں عقائد:

سرسید کے مطابق معراج صرف حضور ﷺ کا خواب ہے، چنانچہ لکھتے ہیں: ''معراج کی نسبت جس چیز پر مسلمانوں کو ایمان لانا فرض ہے، وہ اس قدر ہے کہ پیغمبر خدا نے مکہ سے بیت المقدس پہنچنا ایک خواب میں دیکھا اور اسی خواب میں انہوں نے درحقیقت اپنے پروردگار کی بڑی بڑی نشانیاں مشاہدہ کیں......مگر اس بات پر یقین رکھنا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ نے جو کچھ خواب میں دیکھا یا وحی ہوئی یا انکشاف ہوا، وہ بالکل سچ اور برحق ہے'' (خطباتِ سرسید ص: ۴۲۷، ناشر: مجلس ترقی ادب)

مزید چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا انکار کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''شق القمر کا ہونا محض غلط ہے اور بانی اسلام نے کہیں اس کا دعویٰ نہیں کیا'' (تصانیف احمدیہ حصہ: اول، ج: ۱، ص: ۲۱)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معجزات کا انکار کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''ہمارے علماء و مفسرین نے قرآن مجید کی آیتوں کی یہی تفسیر کی کہ حضرت ابراہیم آگ میں ڈالے گئے تھے اور وہ وہاں سے صحیح سلامت نکلے، حالانکہ قرآن مجید کی کسی آیت میں اس بات کی نص نہیں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے تھے'' (تفسیر القرآن، سرسید احمد خان، حصہ: ۸، ص: ۲۰۶-۲۰۸، رفاہِ عام سٹیم پریس لاہور)

ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں: ''انہوں (حضرت ابراہیم علیہ السلام) نے رؤیا (خواب، ناقل) میں خدا سے کہا کہ مجھ کو دکھا یا پھر بتا کہ تو کس طرح مردے کو زندہ کرے گا، پھر خواب میں خدا کے بتلانے سے انہوں نے چار پرند جانور لئے اور ان کا قیمہ کر کے ملا دیا اور پہاڑوں پر رکھ دیا اور پھر بلایا تو وہ سب جانور الگ الگ زندہ ہو کر چلے آئے'' (تفسیر القرآن، سرسید احمد خان، رفاہِ عام سٹیم پریس لاہور)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار اس طرح کرتے ہیں کہ: ''انہوں (حضرت موسیٰ علیہ السلام) نے اس خیال سے کہ وہ لکڑی سانپ ہے، اپنی لاٹھی پھینکی اور وہ ان کو سانپ یا اژدھا دکھائی دی، یہ خود ان کا تصرف تھا اور اپنے خیال میں تھا، حالانکہ وہ لکڑی، لکڑی ہی تھی، اس میں فی الواقع کچھ تبدیلی نہیں ہوئی تھی'' (تفسیر القرآن، سرسید احمد خان، ج: ۱۳، ص: ۱۷۱، رفاہِ عام سٹیم پریس لاہور)

(۹) قرآن کے بارے میں عقائد:

''قرآن مجید کی فصاحتِ بے مثل کو معجزہ سمجھنا ایک غلط فہمی ہے'' (تصانیف احمدیہ حصہ: ۱، ج: ۱، ص: ۲۱)

مزید لکھتے ہیں: ''ہم نے تمام قرآن میں کوئی ایسا حکم نہیں پایا اور اس لئے ہم کہتے ہیں کہ قرآن میں ناسخ و منسوخ نہیں ہے'' (تفسیر القرآن، سرسید احمد خان، ج: ۱، ص: ۱۴۳، رفاہِ عام سٹیم پریس لاہور)

(۱۰) فرشتوں کے بارے میں عقائد:

''جن فرشتوں کا ذکر قرآن میں آیا ہے ان کا کوئی اصلی وجود نہیں ہو سکتا بلکہ خدا کی بے انتہا قوتوں کے ظہور کو اور ان قوتوں کو جو خدا نے اپنی تمام مخلوق میں مختلف قسم کے پیدا کئے ہیں ملک یا ملائکہ کہتے ہیں'' (تفسیر القرآن، سرسید احمد خان، ج: ۱، ص: ۴۲، رفاہِ عام سٹیم پریس لاہور)

''جبریل نام کا کوئی فرشتہ نہیں، نہ وہ وحی لے کر آتا تھا بلکہ یہ ایک قوت کا نام ہے جو نبی میں ہوتی ہے'' (تفسیر القرآن، سرسید احمد خان، ج: ۱، ص: ۱۳۰، رفاہِ عام سٹیم پریس لاہور)

(۱۱) عذابِ قبر کے بارے میں عقیدہ:

''اگر عذابِ قبر میں گناہ گاروں کی نسبت سانپوں کا لپٹنا اور کاٹنا بیان کیا جائے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ درحقیقت سچ مچ کے سانپ جن کو ہم دنیا میں دیکھتے ہیں، وہ مُردے کو چمٹ جاتے ہیں بلکہ جو کیفیت گناہوں سے روح کو حاصل ہوتی ہے، اس کا حال انسانوں میں رنج و تکلیف و مایوسی کی مثال سے پیدا کیا جاتا ہے جو دنیا میں سانپوں کے کاٹنے سے انسان کو ہوتی ہے، عام لوگ اور کٹ ملا اس کو واقعی سانپ سمجھتے ہیں'' (تہذیب الاخلاق ج: ۲، ص: ۱۶۵)

فیه کفایة لمن له درایة

اس طرح کے اور بھی ان کے باطل عقائد ہیں لیکن ان شاء اللہ یہ چند حوالہ جات ان کی ضلالت کے اظہار کے لئے کافی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کی ہر قسم کے فتنوں سے حفاظت فرمائے اور ہمیں جمہور اہل السنۃ والجماعۃ والے حق راستے کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے......آمین بجاہ النبی الکریم۔

کتاب منظرِ عام پر آنے والی ہے

غیر مقلدین کے ساتھ مسئلہ جنازے میں اختلافی مسائل پر تفصیلی و تدقیقی تحقیقات نافعہ

التحقیقات النافعہ

فی

مسائل الجنازہ

جنازے میں

نیت، ثناء پڑھنا، چار تکبیرات، قرات فی الجنازہ
جنازہ غایبانہ یا حاضرانہ، جنازہ بالجہر یا بالسر
سلام یکطرف یا دو طرف جنازہ مسجد میں یا بھر
وغیرہ مضامین پر مشتمل گلدستہ

از افادات
مناظر اہل السنۃ والجماعۃ، ترجمان
علماء دیوبند، محبوب العلماء والصلحاء
حضرت مفتی محمد ندیم المحمودی
ادام اللہ ظلہ علینا وطوّل اللہ عمرہ

جمع و ترتیب
حضرت مولانا عبدالرحمن عابد
حفظہ اللہ ورعاہ
مدرس مرکز امام اعظم ابوحنیفہؒ پشاور

نوجوانانِ احناف طلباءِ دیوبند
(کثر اللہ سوادھم) پشاور 0333-3300274

ناشر
نوجوانانِ احناف طلباءِ دیوبند
(کثر اللہ سوادھم) پشاور 0333-3300274